بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰؐ و پس از منقبت آل اطہار و ثنای اصحاب کبار یہ ہیچمدان
کج مج بیان یعنی مؤلف نسخۂ ہذا الموسوم بہ احمد حسن خان پسر خواجہ بدر الدین خان
ابن خواجہ بادشاہ خان ولد نواب محمود خان بہادر صوبہ دار صوبۂ بدخشان خلف نواب
نصیر الدین خان بہادر صوبہ دار ملتان بخدمت ناظمان زبان و نثاران جہان ملتمس ہی کہ کلام
نقصیری لائق ہم پہلوی عروس معنی کہ مشاطۂ قلم فصیحان بلاغت شعار نے بہر صفت کمر کی حجلۂ
خفا سے منصۂ ظہور پر جلوہ دیا ہی نہیں الا گل کو زحمت خار اور آسمان کو کدورت غبار
ناگزیر ہی لہذا یہ چند اوراق پریشان بدین نظر کہ شاہدان معنی کے دفع زخم چشم و نظر بد کے
لیے کار سپند کرے حضور مین انشا پردازان دقیقہ رس کے رکھکر مستدعی ہی کہ سہو و خطا
مقتضاے خلقت انسانی ہی جہان ملاحظہ فرماوین بلا تامل توقف قلم بلاغت رقم سے اصلاح دین

وجہ تالیف

حال آنکہ اطفال کو بباعث مقتضای سن کے پند و نصیحت سے نفرت ہوتی ہی اور قصہ

کھانی کی جانب رغبت اسواسطے چند نصائح جو بکار آمد ہین اکثر مقام سے جمع کرکے بزبان سلیس اردو تاکہ فہم صبیان مین جلد آوین حکایات اور افسانون کے لباس مین بیان کرکے فضل خداسے اس امر کا امیدوار ہون کہ مبتدیون کو مفید ہو اور حکام کو بھی پسند آئے مشقت فقیر کی رائگان ہو برباد نجائے

آغاز نصائح

مملکت جسم مین ایک بادشاہ روح نام والا مقام حکمران تھا اسکا ایک فرزند دلبند موسوم بہ دل بگڑا لایعقل اور لہو ولعب کی طرف مائل تھا گو روح بیٹے کو ہر وقت پند اندرز کرتا تھا الا وہ کب پند پدر پر کاربند تھا ایک دن روح نے کہا کوئی شخص ایسا نہین جو دل کو راستی پرلائے نقش ہر خرفات اوسکے صفحہ خاطر سے مٹائے اگر بہائم صفت یا بمنزلہ حشرات الارض کے زندگی کی تو فائدہ کیا ہوا ایسی حیات سے توممات بدرجہا اولی ہی ایک مصاحب خاص عقل نامی حاضر تھا وہ عرض پیرا ہوا کہ سرزمین دماغ مین کہ وہ خطہ بھی حضور کے زیرنگین ہے ایک مرد با تمکین اسمین سکونت گزین ہی نام اوسکا دانش ہے یہ مقدمہ اگر اوسکے مفوض ہو تو یقین کامل ہی کہ شاہزادہ دل بہت جلد بیہودگی سے درگذرے صلاحیت قبول کرے بشنیدن اسقدر اس مژدہ کے روح نے دانش کو بلایا اور امر مقصود و مامول کہہ سنایا بلکہ اوسی وقت دل کو برای تحصیل علم و جلب ادب کے اوسکے سپرد کیا اوسنے الامر فوق الادب حکم معاملہ تعلیم قبول کیا مگر دانش نے جو بجای خود غور کی تو دیکھا کہ متلون المزاجی کا وفور علم و ہنر سے شاہزادہ کو نفور ہی اور اجتماع ضدین محال ہے ایک دل مین دو نقیضین مجتمع ہونا خام خیال ہی اور سب بہتر طرہ یہ ہی کہ تکلو تعلیم و تربیت مین جبر کی مجال نہین ورنہ دل کو تحصیل علم کا از خود خیال نہین اس جگہ کیا کیا جاوے کہ جو دل روبراہ ہو طبیعت کی اصلاح ہو لیکن دل کو حکایات و روایات کا مشتاق پایا سوچتے سوچتے یہ امر دانش کے ذہن مین آیا کہ افسانون کے قالب مین پند کرنا چاہیے تعلیم ظاہری سے درگذرنا چاہیے پہلے دانش نے

حکمت عملی سے ایسا کچھ ربط بڑھایا کہ جب تحصیل کو دے دل کو فراغت ہوتی تو بالضرور دانش سے گھڑی دو گھڑی گرم صحبت ہوتی ادھر اودھر کا ذکر رہا کرتا دل حال دل دانش سے کہا کرتا
ایک روز بسبیل مذکور دانش نے دل سے کہا۔

نصیحت اول دانش۔ خالق پر اعتقاد کرنا چاہیے اور اوسکے نام و کلام مین اثر جاننا چاہیے **دل** خالق کون ہے تمنے دیکھا ہے جو اوسپر تمھارا عقیدہ ہے **دانش** خالق وہ ہے جسنے تمام دنیا اور مافیہا کو پیدا کیا لو فرضنا کہ ہمنے اوسکو آنکھ سے نہین دیکھا مگر اس حجت سے معلوم کیا کہ دنیا مین کوئی شی حکمت سے خالی نہین **شعر** برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار اور جس حالت مین ہمنے جانا کہ تمام اشیا مملو از حکمت ہین تو یقین واثق ہوا کہ کوئی حکیم جسنے انکو بنایا ضرور ہے بقول عرب اَلْمَصْنُوْعُ تَدُلُّ عَلٰی وُجُوْدِ الصَّانِعِ جیسے کہ مکان مسدود سے دھوان بلند ہوا اور اوسکے اندر کوئی بسبب انسداد راہ کے نہین جاسکتا کہ اس حال کو براے العین ملاحظہ کرے چونکہ دخانات مدلل نفس آتش ہین پس ہمکو ثابت ہوا کہ میان مکان مذکور مقرر آگ سلگتی ہے حالانکہ آگ کو آنکھ سے نہین دیکھا اس دلیل پر یہ امر بھی قیاس کرنا چاہیے۔

نقل اول دانش تفضل حسین خان علامہ تاثیر اسمای آلہی کے قائل تھے ایک طالب علم ان سے شرح سلم پڑھتا تھا اوسنے کہا اگر آپ آزردہ نہون تو مین اس بات کا اثبات کر دون عالم نے کہا بحث علمی مقام خفگی کا نہین شاگرد نے کہا کہ آپ کا قول سراسر غلط اور لغو بحت ہے تاثیر اسمای آلہی مین ہرگز شک و ریب نہین اور گفتگو کو طول دیا جبکہ تکرار بڑھی تو طالب علم نے منکر تاثیر کو کہا خر انہون نے ایسا ثقیل کلمہ گوش خیال سے بھی نہ سنا تھا انکے چہرہ کا رنگ شدت غضب سے سرخ ہو گیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ طاری ہوا اور کلمات ناشائستہ نسبت طالب علم کہنا شروع کیے اب شاگرد نے سکوت کیا جب دیکھا کہ اوستاد کا غصہ فرو ہوا تب کہا جناب والا بندہ نے صرف دو حرف ایک خا اور دوسرا

ترا کو ترکیب پائی تو وہ ایسے موثر ہوے کہ آپ کا حال دفعتاً متغیر ہو گیا اور از خود رفتہ ہو گئے
جب نام واجب الوجود کو سنکر اکے ضوابط اور قواعد معینہ کا انضباط ہاتھ سے نجانے پائے
عمل مین لاے تو کیونکر اثر ظاہر ہونیہ معقول ہوے۔

دانش ای شہزادے حق الیقین سے یہی بہتر ہے کہ صانع بیچون کو حواس خمسہ سے
ادراک کرکے ذات وحدہ لاشریک پر ایسا یقین کرے کہ گویا بچشم دیکھا ہے۔

صحبت دوم دانش دنیا مین علم نہایت عمدہ چیز ہے اسکا طالب ہر بات تیز ہے
دلکش جسے دانش سواے فوائد دیگر کے کیاست بخشتا ہے اور جبکہ انسان
دانا ہوا تو فکر معاش و تہذیب اخلاق خلاصہ یہ کہ کل امور دینی و دنیوی بخوبی
انجام کرسکتا ہے۔

نقل دوم دانش جب فیلقوس پدر سکندر نے فیلسوف اکبر یعنی ارسطو کو کہ
اشرف جمہور فلاسفہ مشائین تھا سکندر کی تعلیم و تادیب کے واسطے معین کرنا چاہا
اوسنے انکار کیا جبکہ بحد غایت منت و سماجت اور اصرار بیشمار کی نوبت پہنچی تب ناچار
منظور کیا الا جسوقت فیلقوس نے داعی اجل کو لبیک کہا اور سکندر ذوالقرنین سریر آرا
سلطنت ہوا فوراً معلم اول یعنی ارسطو نے اسکے تقرب سے کنارہ کیا گو کہ تاحین حیات
مستعار سکندر کا ممد و معین رہا لیکن ایام پادشاہی مین تقرب کو پسند نکیا یہ جملہ
تو معترضہ تھا نتیجہ کلام آنکہ انتظام امور سلطنت اور حصول فتوحات ممالک در دست
و نیکو نامی سکندر کہ کالشمس فی وسط النہار ہین بطفیل ارسطو ہی حاصل ہوئی۔

دانش ای شہزادی سکندر ایسے بادشاہ ذیجاہ کو ایک مرد تہی دست یعنی ارسطاطالیس کی
کیا پروا تھی مگر علم وہ شی ہے کہ تمام عمر اسکے تلمذ کا دم بھرتا رہا اور شاگردی کا ادعا کرتا رہا۔

صحبت سوم دانش عدل عمدہ چیز ہے دل عدل کسکو کہتے ہین اور اوسمین
خوبی کیا ہے دانش عدل کے معنی یہ ہین کہ ظالم سے مظلوم کا بدلا لینا دونون کو برابر

کو زیبا اور عمدگی یہ ہے کہ نام بہ نیکی مشہور ہوتا ہے اور عدل ایک بادشاہ ہی کو درکار نہین
بلکہ ہر فرد بشر کو اپنے گھر مین عدالت کی ضرورت ہوتی ہے ۔

نقل سوم دانش نوشیروان مع بزرجمہر وزیر کے شکار کھیلتا تھا ایک ویرانے
مین درخت کی شاخ پر نگاہ جو کی تو ایک جوڑا بوم کا باہم مصروف اختلاط دیکھا نوشیروان
نے وزیر سے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے بزرجمہر تو چاہتا ہی تھا کہ کسری جور و ظلم سے باز آوے
اسکو انتباہ کا موقع ہاتھ آیا بولا کہ یہ مادہ نر سے کہتا ہے کہ اب لڑکی جوان ہوئی جلد اسکی
شادی اور جہیز کی بھی فکر چاہیے نر نے جواب دیا کہ تو کیون گھبراتی ہے اگر بادشاہ کسریٰ کی یہی
حکومت رہی تو شہر شہر تباہ ہو کر جنگل ہو جاوینگے انمین سے دو چار ویرانے لڑکی کے
جہیز مین دیکر شادی کر دونگا اس بات سے نوشیروان کو تنبیہ ہوا کہ اوسی وقت عہد کیا
کہ آج سے کبھی ناانصافی نکرونگا اتفاق وقت دیکھیے کہ جونہین شکار گاہ سے مراجعت خانہ
کی اور محل مین پہونچا کہ ایک بڑھیا نے واویلا و وا مصیبتا کا شور و غل مچایا نوشیروان نے آواز
دردناک سنکر ضعیفہ کو دربدر بلایا پوچھا کہ کیا افتاد ہوئی نالہ و فریاد کیون کرتی ہے اس نے کہا تیرے
بیٹے نے میرے فرزند کو بیقصور مار ڈالا نوشیروان نے فوراً بیٹے کو طلب کرکے استفسار حال
کیا اوس نے شفقت پدری کے بھروسے پر دلیر ہو رہا تھا صاف اقبال قتل عمداً بغیر عذر
کہنا بہ رد کیا کسریٰ نے اوسی وقت اپنی تلوار برہنہ کر اور بیٹے کا ہاتھ باندھ بڑھیا کے حوالہ
کیا اور کہا تو اپنے ہاتھ سے قتل کر تا کہ تیرا غیظ و غضب فرو ہو دل کا غبار دور ہو کدورت
دفع ہو اس فعل سے سب کو حیرت و عبرت ہوئی جب ضعیفہ نے نوشیروان کو قتل پسر جوان
پر اس درجہ آمادہ پایا کہا مین نے اپنے بیٹے کا خون بہا بھر پایا نوشیروان بولا کہ جس
صورت مین قتل پسر ثابت ہے تو بغیر انتقام لیے ہم نہ رہینگے بڑھیا نے کہا اس امر مین
اصرار بے محل ہے جس تقدیر پر وارث میت یعنی مقتول مین ہون اور مین نے قصاص خون
بحل کیا تو قاتل شرعاً و عرفاً نزد جمہور بیقصور ٹھہرا اگر اب تو قتل کریگا تو خون ناحق تیرے

سر پر ہوگا غرض اس شد و مد سے تقریر کی کہ نوشیروان قتل فرزند سے باز رہا اور بڑھیا دیت
لینے کے عوض دعائیں دیتی اپنے گھر گئی اوسی دن سے نوشیروان عادل مشہور ہوا۔
دانش ای شہزادے عدالت وہ شی ہے کہ صرف اسیر آباد ہونے ہی سے بیٹے نے جان تازہ
پائی بگڑی بات بن آئی اور تا ابد الآباد نام نیکی روشن ہیگا تمام عالم عادل منصف کہیگا۔

صحبت چہارم دانش انسان کو صحبت نیک اختیار کرنا چاہیے اور بدون
سے فرار **دل** کیا سبب **دانش** جن لوگون کی صحبت ہوگی انھین کے عادات اثر
کرینگے اور اگر شاید استقلال کو کام فرمایا انکی حرکات مذموم کو اپنے مزاج مین دخل
نہ دیا تو متہم انکے افعال کے ضرور ہونگے مثلاً مسجد سے شراب پی کے نکلو تو لوگ
احتمال نمازگذاری کرینگے اور میکدہ سے نماز ادا کرکے باہر آؤ تو گمان شراب خواری۔

نقل چہارم دانش ایک لڑکے کو رات کے وقت بھیڑیا لیگیا خدا حقیقی کی قدرت
قابل دید ہے کہ اسنے لڑکے کو نہ کھایا بلکہ ہمراہ اپنے بچون کے پرورش کیا ایک عرصہ دراز کے
بعد چند شکاری بتلاش صید اودھر جا نکلے جہان وہ گرگ مع آدمزاد کے رہتا تھا دیکھا ایک
بھیڑیے کے جوڑے کے ساتھ ایک آدمی کا بچہ بھی مثل انھین کے چارون ہاتھ پاؤن
سے چلتا پھرتا ہے صیادون نے اس بچے کو بجد و جہد تمام بھی موذیان مردم خوار سے جدا
کرکے گرفتار کیا اور آبادی مین لائے کوئی فعل اوسکا خالی از حیوانیت نہ تھا گو ذہنی درد
درندہ نہ تھا مگر درندون کے مانند کچا گوشت کھاتا تھا آدمیون پر حملہ کرنا تھا مدت مدید اور
زمانہ بعید تک صحبت آدمیون سے رہا تب رام ہوا اور اوسکے عادات سبدل بانسانیت ہو
دانش ای شہزادے صحبت وہ شے ہے کہ انسان آدمیت سے گذر کر بالکل
حیوان مطلق بن گیا۔

صحبت پنجم دانش تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے **دل** کس دلیل سے
دانش دیکھو مورچگان یعنے چیونٹیان ایک ایک دانہ لیجا کر اپنے مسکن مین فراہم

کرتی ہین جب محتاج لوگ اُنکے رہنے کے سوراخ کھود کر خزانہ نکالتے ہین تو سیرون پاتے ہین
بقول سعدی اندک اندک خیلے گردد و قطرہ قطرہ سیلے

نقل پنجم دانش ایک گداگر کی دو بیبیان تھین ایک صاحب اولاد دوسری لاولد جو ذی اولاد تھی اُسکی جانب توجہ اُسکی زیادہ تر تھی جس وقت گدائی کرکے آتا جسقدر غلہ اور طعام پاتا وہ سب بال بچون مین صرف ہوجاتا اور نقد اندوختہ کرکے دیگر مصارف مین اوٹھاتا قاعدہ ہی کہ گدا جب دکان پر گیا تو تاجر اجناس تجارتی کے انبار سے کسی قدر سائل کو بھی موجب برکت سمجھکر دیتا ہی چنانچہ پنبہ فروش کے بھی دکان پر جایا کرتا تھا وہ ایک مٹھی روئی ہر روز اسکو اوٹھا دیتا وہ گھر پر لاکر بیچ والی جورو کو دیدیتا وہ عورت اسکو قلیل المقدار جانکر طفل خورد سال کا براز اوس سے پاک کرکے گھورے پر پھینکدیتی کاہلی کے باعث پانی سے استنجا نکرواتی مگر زوجہ دیگر وہی روئی دھوکر طاہر کرتی جب خشک ہوجاتی تو چرخے مین کات کر جمع کرتی جاتی جب سیر بھر سوت اکٹھا ہوتا تو بیچ ڈالتی ایک زمانہ کے بعد دس پندرہ روپیہ اسکے پاس جمع ہوگئے اب یہ اوس روئی کے سوا اپنے روپیہ سے بھی روئی خرید کر کاتنے اور بیچنے لگی کھانا کپڑا تو شوہر کے ذمہ تھا جو کچھ پیدا کرتی سب کا سب پس انداز ہوتا دو چار برس مین اہل مقدرہ ہوگئی پیچ کر روئی کمر جسکی پیداوار ہی

دانش اوس شہر دے حال آنکہ وہ بیسود روئی کی کیا ہستی تھی الا جمع کرتے کرتے بہت ہوگئی اور اوس سے منفعت کثیر اوٹھائی۔

صحبت ششم دانش یارانہ زیرک سے اور علیحدگی احمق سے بہتر ہی دل کیا باعث
دانش عقلمند کی دوستی کام آتی ہے اور بیوقوف کی دوستی بھی مثل دشمنی کے ہوجاتی ہی

نقل ششم دانش ایک مرد جاہل بیمار ہوا عارضہ تپ مین گرفتار ہوا طبیب سے رجوع کی اوسنے نسخہ تبرید لکھدیا اور کہا اسکو پلانا اور اگر ہوسکے تو کم روغن کھلانا غرض معالجہ شروع ہوگیا چونکہ تپ لازمی تھی مادہ قریب قلب کے متعفن ہوگیا تھا اُسنے جلد مفارقت کی غذا کم ہوگئی

اور ضعف وانحطاط بڑھ گیا جورو نے خیال کیا کہ سبب بقای حیات غذا ہی جب وہی ترک ہوگئی
تو کون شکل زندگی ہی اور قلت غذا بوجہ نامرغوب کھانے کے ہے اگر زیادہ گھی ڈال کے کھچڑی
پکائی جاے تو وہ لذیذ ہوگی اور رغبت کی وجہ سے کھائی جاے گی یہ پیش خود تصور کر کے افراط
سے گھی کھلانے لگی اب روز بروز بخار بڑھنے لگا معالج نسخے بدلتے بدلتے عاری ہوا ازالۂ
مرض کیسا اضمحلال جسدی ترقی پر تھا اخلاط متضادہ کی کشمکش سے نسخۂ اعتدال طبعی کا شیرازہ
بگڑ کر قوت جسمانی کے اجزا ابتر ہوگئے یایان کار صاحب فراش ہوا حس و حرکت کی طاقت
نرہی طبیب نے پوچھا کہ بیمار کی غذا کیا ہوتی ہے اوسوقت جورو نے اپنی حکمت ظاہر کی طبیب نے
کہا باعث طوالت مرض کا معلوم ہوا اگر تمکو مداوا مجھسے کروانا منظور ہے تو بہ علین کو ... ہدایت پر
عمل کروانی راے کو دخل نہ دو ورنہ مختار ہو مین دست کش ہوتا ہون غرض جیسا قرار پرہیز
آیا تو ازسر نو طبیب نے دوا اور شربت شروع کی اور بموجب حکم حکیم بے پرہیزی بھی نہوئی شافی
مطلق نے صحت عطا کی۔

دانش ای شہزادے جورو خصم کی خصم نتھی بلکہ دوست تھی الا نادان تو اوسکی دوستی
بمنزلۂ عداوت و خصومت کے ہوگئی اور طبیب انا دوست تھا اسکی دوستی کام آئی۔

صحبت ہفتم دانش انسان کوئی بات بے دلیل نہ کہے اول حجت قائم کرے پھر زبان
سے نکالے **دل** کیا سبب **دانش** اگر کوئی معترض ہوا تو گفتگو خارج از بحث نکریگا
اوسکو ثابت کر دیگا نہین تو خجل ہوگا۔

نقل ہفتم دانش ایک شخص جہل مرکب مین گرفتار تھے سنی سنائی دو چار باتین
یاد کر لی تھین اسی بھروسے پر اپنے تئین بڑا صاحب علم و ذی استعداد سمجھکے اپنی علمیت
ہر جگہ ظاہر کرتے تھے **قطعہ** آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند ؎ اسپ طلب از گنبد گردون
بجہاند ؎ آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند ؎ او نیز خر لنگ بمنزل برساند ؎ آنکس کہ نداند
و بداند کہ بداند ؎ در جہل مرکب ابد الدہر بماند ؎ ایک جلسہ مین کہنے لگے کہ تین چیزون کو

بغیر تین چیزون کے قیام نہین ایک طالب علم نے کہا فرمائیے وہ کون چیزین ہین ہم بھی
آپ کی بدولت انکو معلوم کرلین کہا بقول سعدی علم بے بحث مال بے تجارت ملک بے سیاست
طالب علم نے امتحانًا کہا اسکا کیا سبب ہی تا وقتیکہ اسباب ذہن نشین نہون اس قول کو
ہم صحیح نہین کہہ سکتے یہ بولے ہم لوگون سے ایسا ہی سنتے ہین اسنے کہا بالفرض کوئی آپسے
کہے کہ بسم الفار مین آب حیات کا اثر ہے تو آپ یقین لائیے گا اور اسکو کھائیے گا اب
یہ بھونچکے رہگئے قوت علمیہ ہوتی تو جواب دیتے ایک مرد ذی علم بھی وہان ہمنشین تھا اوسنے
جواب دیا سنیے صاحب اسکے اسباب یہ ہین کہ علم تحصیل کرکے چھوڑدو بحث و تکرار نکرو
کہ باعث تازگی ہی تاکہ قوت حافظہ ضبط رکھیگی آخر نسیًا منسیًا ہو ہی جائیگا دولت اگر
مثل قارون ہو اور سوداگری نہو کہ وہ شکل ترقی ہی تو مصارف لابدی سے خرچ ہوتے ہوتے
اختتام پاوے ہی گی اور سیاست یعنی اگر ظالم کو سزا اعمال مذموم کی نہوگی تو حاکم کا
خوف جاتا رہیگا کسی ناکس کو حوصلہ ظلم و تعدی کا ہوگا اور جور و ستم سے بربادی
مملکت کی ظاہر ہے شعر سعدی نیم شبے آہ زندہ پیرزال ٭ دولت صد سالہ کند پائمال ٭
سے تبرس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ٭
معترض نے جواب باصواب پایا دوبارہ چون و چرا نہ کی۔

دانش اے شہزادے اگر قائل کو ماسکہ عقل و علم سے ہوتا تو کیون انفعال کھینچتا
اور خفت اوٹھاتا۔

صحبت ہشتم دانش عوام الناس کو گستاخ نکرنا چاہیے دل کیا سبب دانش
جسکی وجہ کہ گستاخ کرنے سے رعب اوٹھ جاتا ہی اور جب رعب نرہا تو بے شبہہ عزت و
وقعت مین فرق آتا ہے۔

نقل ہشتم دانش ایک رئیس کی عادت تھی کہ ہر کس و ناکس سے ظرافت آمیز گفتگو
کرتے تھے چند روز لوگون نے اونکی ریاست اور امارت کا پاس کیا اونکی گفتگو سے

لاطائل کا جواب نہ پایا آخر تا کے وچند کوئی متحمل ہوا ایک دن کا مذکور ہے کہ رئیس برائے شکار جانب صحرا تشریف لے گئے جب صیاد زرین قبای فلک چارمین تبر شعاعی در دست وسط مرغزار فلک اخضر مین گذرا اوسوقت حدت اور تمازت آفتاب زیادہ ہوئی رئیس نے اپنی پشمینی عبا کہ شدت حرارت روز سے وبال دوش تھی خدمتگار کے کاندھے پر ڈالدی صاحبزادہ نے بھی کہ ہمراہ رکاب تھا اپنا لبادہ اوسی خادم کے اوپر ڈالدیا رئیس کو اوسوقت بموجب عادت خوش طبعی اور مذاق سوجھا کہا اتنوا ایک گدہے کا بوجھ تجھپر ہوگیا خدمتگار نے جواب دیا کہ حضور ایک کا نہین بلکہ دو گدہون کا -

دانش ای شہزادے اگر رئیس طلازمین کو گستاخ نکرتا تو کیون ایسا جواب دندان شکن پاتا -

صحبت نہم دانش جب تک کام روپیہ کے صرف سے نکلے تو روپیہ خرچ کرکے نکالو لیکن آبرو کو ہاتھ سے نہ دے اور جان کو مہلکہ مین نڈالے دل کیون دانش جان وعزت دوبارہ حاصل نہین ہوتی اور روپیہ کسبی شے ہے تدبیر و مشقت سے مل سکتا ہے -

نقل نہم دانش ایک سوداگرزادہ اپنے گہر سے آزردہ ہوکر تنہا نکل گیا غصہ کی شدت مین کسی کو ہمراہ نہ لیا صرف چند اشرفیان برائے زاد راہ کمر مین باندھ لین نا واقفی کے باعث کہ بجز حضر کے سفر کا نام بھی نہ سنا تھا راہ بھول کے صحرا نات سے دور پہونچا سامنے سے ایک ٹھگ نمود ہوا اوسنے دیکھا ایک نوجوان یکہ و تنہا ہتھیار کے نام سے سوئی تک پاس نہین تنہائی کا بیم وہراس نہ دشت ہولناک کا وسواس چلا آتا ہے اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ سونے کی چڑیا بے دانہ و دام ہاتھ آئی قریب آکر کہا صاحبزادے اگر زندگی درکار ہے تو جو کچھ تمہارے پاس ہے ہمارے حوالہ کرو اور تم اپنا راستہ لو سوداگر زادہ عقیل نے اپنے دل میں کہا کہ ایک تو یہ ستمگار مسلح دوسرے جوان قوی ہیکل پوشمائل اگر مقابلہ کرتا ہون تو مفت جان جاتی ہے اور اگر غل و شور مچاتا ہون تو اس جنگل مین فریاد رس کا عدم خیر اسمین ہے کہ شکر کرکے کل مایہ و بساط حوالہ کردو روپیہ بہت مل جائیگا جان و عزت گئی ہوئی پہر نملے کی غرض جو کچھ

اوسکے پاس تھا سب کا سب دیدیا اصلا عذر نکیا قضائی کار دو مسافر ایک ٹیلے کی آڑ
مین رفع حاجت بول و براز کرتے تھے انکی اس واقعہ پر پوشیدہ نظر تھی جب انھون نے
دیکھا کہ یہ ظالم مفت ایک بیچارہ کا مال لیجاتا ہی تو دونون باہم صلاح کرکے بدین قصد
نمایان ہوسے کہ راہزن کو یہ متاع نہ لیجانے دو واس نوجوان کی حمایت کرو غرض مسافرون
نے قریب آ نکے مال مغرورتہ جوان کا حرامی سے مانگا اوسنے دینے سے انکار کیا اب فیمابین
رد و بدل ہونے لگی اوسیمین عرصہ ہوگیا شان خدا دیکھا چاہیے کہ ایک طرف سے چند
ملازمان پولیس نے کہ کسی گانومین کوئی سانحہ ہوگیا تھا اُسکی تحقیقات کو موقع پر جاتے
تھے میان راہ یہ واقعہ بچشم دیکھا اسکو گرفتار کیا اور بعد تحقیقات کے چالان عدالت
کردیا در بار انگریزی مین تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوتا ہی وہی دونون مسافر
گواہ قرار دیے گئے سب حال من وعن ظاہر کیا سوداگر زادیکو گیا ہوا مال ملا اور قزاق
کو حاکم عدالت نے موافق منشاء دفعہ ۳۹۲ سرقہ بالجبر تعزیرات ہند کے دس سال کی
قید سخت کی سزا کی۔

دانش ای شہزادے سوداگر زادے نے مال کے دینے مین دریغ نکیا الا جان و آبرو
کو بچانا فرض عین جانا خدا نے جان بھی بچائی اور متاع متنازعہ فیہ بھی مل گئی حرامی نے
مال کی طمع مین جان ہلاکت مین ڈالی مال کا مال گیا اور سزا گھاتے مین پائی۔

صحبت دہم دانش جو قوی سے لڑتا ہی وہ عدو اپنا ہے دل کیا سبب
دانش ضعیف مقابلہ زور آور کا نہ کرسکے گا لامحالہ رنجور ہوگا یا درگور ہوگا
مثال جیسے پشہ ضعیف الجثہ انسان کی خونخواری کو آتا ہے عاقبت کو اپنی
جان گنواتا ہے

نقل دہم دانش افراسیاب والی توران ایرانیون سے عداوت رکھتا تھا
ہمیشہ انپر فوج کشی کرتا چونکہ یہ امر تقدیر خداوند قدیر اس خطہ کے لوگون کو قوت و

جرءت ذاتی حاصل ہی مدام شکست کہاتا با این ہمہ ہر رزم مین لکہو کہا روپیہ صرف ہوتا تہا
ہزارہا آدمی کام آتے تہے صدہا پہلوان مارے جاتے تہے ہزیمت متکا شدہ اوٹہاتا
لیکن باز نہ آتا پایان کار عہد کیخسرو مین شکست فاش ہوئی جیسا فردوسی نے شاہنامہ
مین بالتفصیل لکہا ہے اس مختصر مین اسقدر گنجائش نہین کہ مصرح اور مفصل لکہون
الا اجمالاً یہ کہ دار السلطنت چہوٹا تجمی قابض ہوے اب یہ نوبت ہوئی کہ جہان جاتا وہان
حاکم اپنے مالک مین بخوف خسرو روادار قیام نہوتا چندے اسطرح آوارہ دشت ادبار
رہا انجام کار نواح آذربائجان سے دستگیر ہوا کیخسرو نے خنجر ستم سے سر کٹوایا۔
دانش ای شہزادے شاہان ایران کو طاقت بوجہ شرکت و ناتحتی پہلوانان نامی شل
گیو وگودرز وفرامرز علی الخصوص رستم وزال بدرجہ کمال تہی یا اوسکی فوج تاب
مقاومت نہ لا سکتی تہی اگر ٹال جاتا طرح دیتا وقت کا منتظر رہتا تو کاہیکو یہ روز سیاہ
پیش آتا یعنے سلطنت چہٹتی زندگی مین خلل پڑتا۔

نصیحت یازدہم دانش - اگر دشمن آشتی پیدا کرے تو اوسکی دوستی پر اعتماد نکرنا
چاہیے وگرنہ وہ دوستی کے پیرایہ مین ایسی زک دیگا کہ خصومت ظاہری مین ممکن نہو
دل کس حجت سے **دانش** غافل پر پورا وار ہوتا ہے اور ہوشیار سے
مقابلہ دشوار ہوتا ہے

نقل یازدہم دانش سلم و تور پسران فریدون ایرج اپنے برادر خورد سے کینہ
اس وجہ سے رکہتے تہے کہ باپ نے اوسکو اقلیم ایران زرریز و سرسبز عنایت کی ہمکو خاردار
ملک توران دیا وہ چین کرتا ہے دن رات مصروف عیش و نشاط و سیر و شکار رہی ہمکو
روز ہمسرون سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے ہر وقت جنگ و پیکار ہے باپ کو ہمسے زیادہ اسکی
محبت ہی مگر اسکی قوت کے سبب کہ بڑے بڑے پہلوان قوی و جری اوسکے تابع فرمان
تہے بر سر میدان مقابلہ کی تاب نہ رکہتے تہے آخر فریب کا جال بچہایا یعنی نامہ متضمن شوق

ملاقات مع تحفہائے گران بہا قاصد کے ہاتھ بھیجا فریدون اوروہ بے قصور انکے مکر سے
آگاہ نہ ہوے ایرج باتے چند توران کو روانہ ہوا جب قریب آیا تو اون مکارون نے
حیلہ وزور مختار کیا یعنی اول تو استقبال کیا دعوت کی بکمال اعتنا پیش آئے بعدہ عداوت
کی یعنی بقصد مع ما لا یطاق اپنے بھائی قتل کیا مظلمہ خون ناحق گردن پر لیا حالانکہ ایرج کے
نواسے منوچہر نے بعد فریدون کے نانا کے خون کا انتقام لیا سلم و تور کو بھی قتل کیا
لیکن اوسوقت تو تدبیر سے انکا مطلب حاصل ہوا۔

دانش ای شہزادے اگر سلم و تور علی الاعلان میدان داری کرتے تو اوس سے ہرگز
عہدہ برا نہوتے مگر دوستی کے لباس مین جو دشمنی کی تو کیسے کا مثا بھی بھیجا اور تقصد آیا الحرب خدعہ

صحبت دوازدہم دانش کمینہ سے وفا کی امید نہ رکھنا چاہیے **دل** کسو جے
دانش چونکہ اصل اوسکی بدہو وہ کبھی سختی مین شریک حال نہوگا زمانہ عیش و دولتمندی
مین دوست بنجائے گا کل شئی یرجع الی اصلہ۔

نقل دوازدہم دانش ایک نواب نے چند زنگی بچہ سوداگرون سے خرید کرکے
پرورش کیے جب قریب جوانی پہنچے تو بلا فور مہ محمد وغیرہ اپنی ملنے لگین شیر گاو
پیشی بعد ورزش کے اونکے لیے مقرر ہوا پوشاکین نفیس پہنے کو گھوڑے سواری کو
بانک پٹہ لکڑی کشتی کل فنون سپہگری کے اوستاد تعلیم کے لیے نوکر رکھے گئے غرض
انکو کھانے اور سونے کے سوا یا اوستادون سے کسب ہنر کے ورا کوئی کام نتھا دس بارہ برس
کے عرصہ مین ایک ایک دیو یا اژدران و شیر غران ہوا جو کوئی کہتا نوابصاحب آپ
اسقدر جوان غلامون کی پرداخت کرتے ہین تو یہ بھی کس امر پر ہے تو نوابصاحب فرماتے
کہ جسوقت کوئی مشکل و مرحلہ میرے سامنے آئیگا اوسوقت یہ کام آوینگے ایک ایک
چار چار پر فوق لیجائیگا گردن دشمن کی تہ تیغ کرینگے جان دینے مین مطلق نہ دریغ
کرینگے کوئی بخیال انکے اقتدار کے جواب ندیتا درست کہہ کے چپکا ہو رہتا اور یہ تو

ظاہر ہے کہ زمانہ سابق مین سوداگر اونھین کے بچے خرید لاتے تھے جو کوہی صحرائی بدقوم
تھے شریف کی کیا شامت طالع ہے جو اپنی اولاد بیچے گا المدعا جب غضب شاہی نواب
موصوف پر نازل ہوا پہرہ چوکی دروازے پر بیٹھ گیا مال اسباب کی قرقی ہونے لگی
اوسوقت اون زنگیون مین سے ایک کی بھی شکل نظر نہ آتی تھی ہر چند کہ خطر جان وباک
ارمان نہ تھا مگر وہ کور نمک احسان فراموش روپوش ہو گئے لاخیر فی عبید ہی —
دانش اے شہزادے اگر نواب کسی شریف کے ساتھ اتنا سلوک کرتے تو وہ پسینے پر
لہو بہاتا تا زیست اطاعت سے سر نہ پھراتا اقتضائے نیک فطرتی ہرگز اوسکو رخصت
نہ کرتا بلکہ جان نثاری سے مسلوک کرتا۔
نصیحت سیزدہم دانش دوسرے کی چیز سے دل لگانا نہ چاہیے دل کیا سبب
دانش چونکہ شئے مانوفہ ملک دوسرے کی ہے تو اختیار مین تجھی اوسی کے ہوگی مالک
جب چاہے گا تجھسے جدا کر دیگا تو مفت رنج سہے گا۔
نقل سیزدہم دانش کسی شخص نے لقمان حکیم سے پوچھا کہ جب مین تجکو دیکھتا ہون
شاد و بشاش پاتا ہون ورد نیا مین شادی و غم توام ہین خواہ فقیر ہو خواہ شاہ اس سے
مستثنی کوئی نہین ہو سکتا لقمان نے جواب دیا کہ جو چیز ملک مین دوسرے کی ہو اسکو
مین اپنا مانوس نہین کرتا فقط جب نقصان اسپر کار بند ہوا تو الم سے فراغ ظاہر ہوا اب
بنظر تعمق دیکھو تو کوئی چیز اپنی نہین عالم و عالمیان مال و متاع عیال و اطفال حتی کہ
اپنا جسم و جان تک کا مالک دوسرا ہی یعنی خالق دوسرا ہے جسکو جسوقت چاہتا ہے
طلب کر لیتا ہے پس یہ سمجھکے جملہ اشیاء اور تعلقات دنیوی سے دل برخاستہ ہو گیا
پھر کیون رنج سامنے آئے گا۔
دانش اے شہزادے دنیا مین نہایت محبت عیال و اطفال یا اپنی جان و مال کی
ہوتی ہے جب انھین کو مملوک غیر سمجھ کے الفت نہ کی تو پھر رنج سے آزادی اور خوشی ہے

اگر لقمان علاقۂ دارنا پائدار سے پاکشادہ نہوتا تو رنج و الم کیون پیش پا فتادہ نہوتا۔
صحبت چہاردہم دانش آدمی راست گوئی اپنا شعار کیجے اور دروغ سے انکار
دل کیا وجہ دانش اوسکے ارتکاب مین عظیم نقصانات ہین قطع نظر اسکے یہ ادنی
قباحت ہی کہ جب لوگ سمجھ لیتے ہین کہ فلان شخص جھوٹا ہے پھر وہ کوئی بات سچ بھی کہے تو
کوئی یقین نہین کرتا اوسکے کلام کو جھوٹ ہی سمجھتا ہی۔
نقل چہاردہم دانش ایک شخص کاذب نوکر کی تلاش مین تھے الا اس صفت کا
آدمی چاہتے تھے کہ جو مین جھوٹ بولون اوسکی وہ تصدیق کرے ایک مرد ظریف نے قبول
کرکے نوکری کی لیکن یہ شرط بھی کر لی کہ بعد سال بھر کے دو بار جھوٹ مین بھی بولونگا
اوسکو خاوند نے منظور کیا اس خیال سے کہ دو مرتبہ کے کذب سے کچھ بڑا ہرج متصور نہین
سال بھر تک تو برابر میری جھوٹی گواہیان دیتا رہے گا غرض بعد منظوری شرائط طرفین نوکر
ہوا ایکدن میان اپنے یارون مین بیٹھکے کہنے لگے کہ کل جو مین شکار کھیلنے گیا تو عجب رودا(د)
پیش آئی کہ عقل کام نہین کرتی ایک کبوتر برو ہی ہوا اوڑا جاتا تھا مین نے اوسکو تیر لگایا
وہ زمین پر گرا جاکے جو مین اوٹھاتا ہون تو کباب بریان پایا طرفہ تر یہ ہی کہ کھایا تو نمکین تھا
سامعین بولے یہ امر سراسر لغو اور خلاف قیاس ہے انھون نے کہا میرے ملازم سے
پوچھ لو اسکے روبرو یہ وارد ہوا تھا اور وہ کباب اسنے بھی کھایا تھا وہ لوگ اسکیطرف
مخاطب ہوے نوکر بولا حضور صحیح فرماتے ہین حقیقت حال یہ ہی کہ کبوتر نے سنگریزے
کھائے تھے تیر فولادی جو اوسکے سنگدان پر پڑا اور لوہا پتھر سے لڑا آگ نکل کے اوسکے
پرون مین لگ گئی زمین پر گرتے گرتے بھن گیا اور جس زمین پر گرا وہ زمین شور تھی
ملاحت کا سبب یہ ہی لوگون نے انکا کلام تو جھوٹ ہی جانا الا نوکر کا شعور پہچانا کہ کس طرح
میان کے دروغ کو پایۂ صداقت پر پہنچایا کرتا تھا اس اثنا مین سال تمام ہوا آقا نے
نوکر سے کہا مدت ہوئی کچھ گھر کا حال نہین معلوم ہوا تم جاکر خبر لاؤ اور ہمارا مژدۂ خیریت

گھر والوں کو پوچھا تو اسنے کہا بہت خوب جو مرضی حضور کی فرمانبردار کو کیا عذر ہے میان نے
کچھ نقد روپیہ کچھ از قسم تحائف ہمراہ کرکے گھر کو روانہ کیا یہ میان کے وطن مین پہنچ کے
خاموش دروازہ پر جا بیٹھا لوگ گھر سے نکلے بی بی خود ڈیوڑھی پہ چلی آئین پوچھا کہو
میان کا مزاج اچھا ہے نوکر چپ ہو رہا جواب نہ دیا بی بی گھبرائین کہا کہہ تو کیا حال ہے
اسنے کہا کیا کہون زبان کو یارا بیان کا نہین جب تو بی بی نے کہا خدا کے واسطے
جو حال ہو جلد بیان کر دل اولٹا جاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے میان زندہ تو ہین نوکر
بولا خاک زندہ ہین آج ساتوان دن ہے کہ درد گردہ اوٹھا اور کمبخت کاہیکو تھا
پیام اجل تھا اُسنے ایک دم کی مہلت نہ دی مین نے حتی الامکان دوڑ دھوپ بہت
کی مگر قضا ہی آن پہنچی تھی چار گھڑی کے عرصے مین مرغ روح قفس عنصری سے پرواز
کر گیا یہ سنتے ہی سب رونے پیٹنے لگے نوکر بولا صبر کیجیے خداوند سے چارہ نہین رونے
کے بدلے کلمہ اور درود پڑھو تاکہ اونکی روح کو ثواب پہنچے اب یہی اون کے حق مین
درستی ہے نالہ و فریاد سے فائدہ معلوم رونے دھونے سے میان پھر نہین آتے
بیت صائب اگر بگریہ میسر شدی وصال ۔ صد سال میتوان بہ تمنا گریستن
غرض جسنے اہل برادری سے یہ حادثہ جانگزا سنا دوڑا آیا تمام
کنبے کے لوگ جمع ہو گئے رو پیٹ کر حسب دستور فاتحہ درود کیا نوکر وہین تا بعد تین
روز کے جب رسم سیوم سے فراغت حاصل کی نوکر نے کہا جلدی مین تھوڑا سا
نقد و جنس جب تحمل لیکے اطلاع کرنے تمہارے پاس دوڑا آیا اب جاتا ہون کہ
اشیاء ما بقی لا کے تمکو دون اگر مجکو وہان پہنچنے مین دیر ہو گی تو کوئی محافظ و
حافظ نہین ہے سب [illegible] تلف ہو جائے گا جب میان کے پاس پہنچا تو غمگین
صورت بنا کے بیٹھا میان نے [illegible] کہو گھر کی خیر ہے تو اسنے کہا جی ہان خیریت ہی ہے
میان نے کہا کیسے [illegible] کہتے ہو تمہاری اس طرح کی

تقریر سے میرا دم خفا ہوتا ہے نوکر بولا جلدی کیا ہے آیا ہون تو بیان ہی کرون گا آپ
پہلے کھانا تو کھا لیجیے پھر جو کچھ کیفیت ہے سن لیجیے گا اس گفتگو سے میان کو بدرجۂ نہایت
پریشانی ہوئی کہا اللہ برائے خدا جلد ہی بیان کر ارے بھائی بال بچے تو خیریت سے
ہین یہ بولا آپ تو گھبرائے جاتے ہین مین تو عرض کر چکا آپ اول تھوڑا سا کھانا
تناول کر لین پھر سب حال سنیے گا آپ خیریت ہی سمجھیے میان نے کہا کیا خوب خیریت کا
سمجھنا کیا اختیاری امر ہے مین جب تک حقیقت بالتصریح نہ سن لون گا کھانا میرے
حلق ہی سے نہ اوترے گا یعنی تیرے ہمارے اونٹ یا گتّے پر تو کوئی آفت نہین آئی نوکر
بولا مین چاہتا تھا آپ کھانا نوش کر لین تب مین بیان کرون مگر آپ نہین مانتے
تو سنیے کہ کتا مر گیا میان بولے تمھارا اسیاق کلام ہی ناطق اس امر کا تھا کہ ضرور کسی
آفت آسمانی کا ہوا ہے افسوس ایسا اصیل کتا اب مجکو نصیب نہو گا مفت ڈیڑھ سو
روپیہ ضائع ہوا خیر یہ تو کہو کیا بیمار ہوا تھا کہا اونٹ کی ہڈیان جو دروازے پر پڑی ہین
تھین ایک ہڈی مسلّم نگل گیا وہ گلے مین ایسی پھنسی کہ نہ باہر آسکی نہ پیٹ مین اتری
آخر تڑپ تڑپ کے مر گیا میان نے کہا کیا اونٹ بھی مر گیا نوکر بولا حضور کہانتک مرتا
روز مرّہ کی اینٹ چونہ پتھر کہ آپ کی والدہ صاحبہ کی قبر و مقبرہ تعمیر ہوتا تھا رات
دن کے ڈھونے سے مر گیا میان بولے ہیہات کہ والدہ نے انتقال فرمایا اب کوئی
بزرگ سر پر نہ رہا مگر وہ ابھی تو ایسی ضعیف نہ تھین بہت جلد انکی قضا آئی نوکر بولا
پیر و مرشد وہ ہی ایسی صابرہ تھین کہ تین روز بھی زندہ رہین ورنہ بہو کا غم ایسا
نہین ہوتا کہ خواہش امن کو پھر چین ملے کیا معنی کہ خانہ آبادی تو بہو ہی کے دم سے
ہوتی ہے میان بولے کیا بی بی بھی رخصت ہوئین نوکر نے کہا کیا تعجب ہے صاحب سات
برس کا لڑکا کھیلتا مینا کی طرح باتین کرتا ہوا لمحہ بھر مین جسکی آنکھون کے سامنے سے
اودھر جائے پھر اوسکے حیات کی کون سبیل ہے میان نے کہا ہین لڑکے کو کیا ہوا

نوکر بولا کنکوا اوڑاتے مین کوٹھے سی سر کے بل ایسا گرا کہ سر شق ہوگیا بھیجا پھٹ گیے خون
ناک سے نکلنے لگا معاً وصول اس صدمۂ جانفرسا کے دار فانی سے کوچ بسمت عالم
جاودانی کیا انھون نے جو یہ حادثے پیاپے اور متواتر سنے اور نوکر نے اس نوع حرونکا
سے گوش گذار کیے کہ فوراً اپنی نوکری سے استعفا دے مال و متاع بال بچون کے
نام پر خیرات کر دین ارادہ عازم وطن ہوے کہ زندگی مین تو کسی کی ملاقات
تقدیر مین نہ تھی ایک مرتبہ سب کی قبرون پر فاتحہ پڑھ آون پھر کسی پہاڑ یا جنگل مین
جا بیٹھون گا اللہ اللہ کیا کرونگا جب وطن پہونچے لوگون نے نہایت تعجب کیا کہ یہ تو مر گیے
تھے دوبارہ کیونکر زندہ ہوے مگر کوئی ان سے پاس لحاظ کے سبب کہہ نہ سکتا تھا
جب گھر کے اندر آئے تو جورو لڑکا مان انکی صورت دیکھکر بھاگے چونکہ بسبب غم و
الم کے انکو کپڑے بدلنے کنگھی کرنے خط بنوانے کی نوبت نہ آئی تھی بلکہ اضطراب و
بیقراری اور گریہ و زاری کی حالت مین اپنے تئین جو زمین پر دے دے مارا تھا تو چہرہ
گرد آلودہ اور کپڑے پارہ پارہ تھے حقیقتاً بھوت معلوم ہوتے تھے مان نے کہا بیٹا
پریت ہوگیا تھا گو کسی کو جھٹ بجائے یہ بولے مین زندہ ہون بھوت نہین کسیکو یقین
نہوا کہا زندگی کی جھوٹ بولنے کی عادت بعد مرگ بھی نہ گئی غرض بی بی اور لڑکیو
بلاتے تھے اور وہ انکے سایے سے بھاگتے تھے جب غوغا بلند ہوا اہل محلہ کو خبر ہوئی
ہمسایے اور پڑوسی جمع ہوگیے سب نے اونسے حال پوچھا انھون نے کلیۃً حال ابتدا سے
انتہا تک کہہ سنایا اوسوقت سب کی تشفی ہوئی میان نے نوکر سے شکایت کی
اوسنے کہا مین نے روز نخستین آپ سے شرط کر لی تھی۔

دانش ای شہزادے اگر وہ جھوٹ نہ بولتا تو نوکر اپنی دروغ گوئی سے کیون
اوسکو رنج دیتا غایت الکلام یہ کہ مان جورو لڑکا کسی کو بوجہ عادت دروغ گوئی کے
اوسکے کہنے کا کہ مین زندہ ہون اعتبار نہوا۔

صحبت پانزدہم دانش سختی مین استقلال ہاتھ سے نہ دینا چاہیے دل کیا سبب دانش جو کچھ روز ازل مقدر ہوا وہ شدنی ہے ضرور پیش آئیگا پھر تو اضطراب سے کیا فائدہ پائیگا بجز اسکے کہ لوگون کی آنکھ مین سبک ہو اور بدحواسی کے سبب کہ لازمہ اضطراب ہی کام خراب ہو۔

نقل پانزدہم دانش عہد محمد شاہ مین نادر شاہ ایران نے جو ہندوستان پر فوج کشی کی نواب میر منو نے لاہور مین اس سے مقابلہ کیا اور سدراہ ہوکر شاہ دہلی سے استمداد چاہی یہان عیش و عشرت نے ایسے غفلت کے پردے آنکھوں پر ڈالے تھے کہ کسی نے مطلق خیال نہ کیا اسپر بھی چندے نواب مذکور نے اپنی قلیل سپاہ سے اتنے بڑے اولوالعزم بادشاہ کو روکا آگے قدم نہ بڑھانے دیا آخر فوج نواب کو تاب استقامت نرہی پاؤن اوکھڑ گئے الا نواب نے ایسا معرکہ کارزار مین پاؤن جمایا کہ جنبش نہ کی پایان کار گرفتار ہوے جبکہ نادر کے روبرو پہونچے تب اوسنے کہا کہ اب تم ہمارے اختیار مین ہو کہو ہم تمہارے حق مین کیا کرین نواب نے کہا اگر ظالم ہو قتل کرو اور منصف ہو تو بخشش کرو مین نے کوئی خطا نہین کی جبکا نوکر تھا اوسکا حق نمک ادا کیا نادر نے کہا کہ جسطرح تم اسوقت ہمارے قابو مین ہو مین اگر تمہارے قبضہ مین آجاتا تو تم میرے ساتھ کیا کرتے نواب نے جواب دیا کہ اپنے بادشاہ کے سامنے لیجاتا اوسے اختیار تھا جو چاہتا وہ کرتا نادر سپاہی دوست اور خود بہادر تھا انکے دلیرانہ کلام سے بہت خوش ہوا اور اونکو خلعت دیا انھون نے وہ بھی نہ لیا اور کہا اگر میرے بادشاہ اور آپ سے صلح ہوتی تو مضائقہ نہ تھا حالت خصومت مین خلعت لینا مجکو نا مروا ہے غرض نادر نے راضی ہوکر رہا کردیا۔

دانش اے شہزادے اگر نواب استقلال کو ہاتھ سے دیدیتے اور مضطرب ہوکر

خوشامد آمیز گفتگو کرتے تو نواب نادر شاہ کی نگاہ مین بالضرور ذلیل و حقیر ہوتے اور ہوتا
وہی جو نوشتۂ تقدیر تھا۔

نصیحت شانزدہم دانش جو بات خود نہ جانتا ہو اوسمین استادی نکرنا چاہیے
دل کیا باعث دانش جس کو جسسے یہ خود نابلد ہے اوسمین دوسرے کی رہبری
اس سے کیونکر ممکن ہے اور اگر کریگا تو اوسکو بھی گمراہ کرے گا اور آپ بھی خفیف ہوگا۔

نقل شانزدہم دانش ایک مرد پیر کا ایک لڑکا تھا جب مرد فرتوت قریب ہلاکت
پہونچا تو بیٹے سے کہا کہ کبھی امر مین تجکو درک نہو اوسمین ہرگز دخل ندینا ورنہ خفت کھینچیگا
مین ضعیف دیرینہ سال ہوا اس عمر مین اکثر امور کا تجربہ ہوچکا ہے مشہور بات ہے کہ جو
بزرگ کی نصیحت پہ عمل نہین کرتا وہ بلاشک پشیمان ہوتا ہے غرض بوڑھا تو یہ کہکے
راہی ملک بقا ہوا لڑکا اپنے علم پر نازان تھا اسکے گوش زد باپ کی پند کب ہوتی
تھی لیس کمثلہ کا دم مارتا تھا اور یہ قول تھا کہ اگر انسان ایک علم رکھتا ہو تو ایسے علوم
جو اوسکے علم سے مناسبت رکھتے ہون بغیر سیکھے سمجھ سکتا ہے ایک دن ایک وکیل
قانون دان اسکے ہم جلسہ تھے اور لاف و گزاف سن رہے تھے اول تو دیر تک اس
یاوہ گوئی کے متحمل ہوے جب یہ ہزیان نہ سنا گیا تو بولے آپکا یہ زعم باطل ہے گو آدمی کو
علم سے بڑی قوت حاصل ہوتی ہے مگر یہ ضرور نہین کہ ایک علم پڑھ کے ہمہ دان ہوجاے
اپنے کو مجمع العلوم ٹھہراوے اور اگر ایسا ہو تو لوگ کسواسطے کسب علوم مین اوقات
ضائع کرے ایک علم پڑھ کے فارغ ہوجاتے اسنے جواب دیا امتحان کرلو مثلاً مین نے
قانون شاہ انگلشیہ نہین دیکھا مگر اپنی قوت علمیہ سے جو مسئلہ تم بیان کرو مین حل کرسکتا
ہون وکیل نے کہا کہ ادنی سوال کرتا ہون فرمایئے وہ کون جرم ہے جسکے ارتکاب مین
مجرم رہا ہو اور اقدام مین سزا پاے جب یہ سوال دور از عقل سنا تو دیر تک
گریبان فکر مین سر ڈالے بیٹھا رہا آخر جواب دہ نہو سکا اور اپنی غلط فہمی پر منفعل ہوا

وکیل نے کہا صاحبزادے وہ جرم خودکشی ہے ہرچند کہ قانون انتظام ملکی فی نفسہ کوئی علم نہین البتہ علم ظاہری کا ایک شعبہ اور فن تصور کرنا چاہیے پس جب آپ ایسی جگہ عاجز ہوگئے تو علم غیر مین دسترس معلوم۔

دانش ای شہزادے اگر وہ شخص بغیر معلومات دعوی ادستادی نکرتا اور اپنے جہان دیدہ باپ کی پند گوش دل سے سنتا تو کیون شرمندہ ہوتا۔

صحبت ہفدہم دانش دشمن حقیر کو کم زور جانکر مطمئن نہونا چاہیے **دل** علت کیا ہے **دانش** نیرنگیان زمانہ کی ظاہر ہین آن واحد مین حالات کائنات ایک صورت سے دوسری شکل پر ہوجاتے ہین وہ ہی دشمن کہ آج ضعیف و زار اور اپنے اختیار مین ہے دوسرے زور گردش فلکی اور انقلاب دہری سے ایسی طاقت پیدا کرتا ہے کہ اسکو یعنے جسکے قابو مین خود تھا اپنے قبضہ مین کر لیتا ہے۔

نقل ہفدہم دانش جب رستم نے اسفندیار کو ہدف خدنگ اجل بنایا تو نزع کی حالت مین بدم باز پسین اسفندیار نے رستم کو وصیت کی کہا میرے باپ نے مجکو طمع سلطنت دیکے تجھسے لڑوایا مجکو خاک مین ملایا صرف اسلیے کہ بادشاہی اپنے قبضۂ قدرت سے بجائے لہذا یقین ہے کہ میرے بیٹے بہمن کو بھی سلطنت سے محروم رکھیگا بلکہ عجب نہین کہ اسکو بھی کسی تدبیر سے قتل کروادے اسواسطے بہمن کو مین تیرے سپرد کرتا ہون جب یہ بالغ ہو تو بزور شمشیر میرے باپ سے اسکو تخت و تاج دلوانا بادشاہ بنانا رستم نے قبول کرکے بموجب وصیت کے عمل کیا گو کہ زال نے کہا یہ آستین کا سانپ ہے اس سے امید نیکی و رفاہ نرکھو جسوقت جوان ہوکے قوت پکڑیگا ضرور اپنے باپ کے خون کی تلافی کریگا **سعدی** دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد دیدیم بسی کہ آب سر چشمۂ خرد آتش نشاندن و اخگر گذاشتن افعی کشتن و بچہ اش را نگاہداشتن کار خردمندان نیست الا رستم نے نہ مانا آخر کار وہی پیش آیا یعنی جب

بہمن جوان ہوا اور رستم کی تعلیم و تادیب سے علم و فضل حاصل کیا تو جنگ و مصاف کی نوبت بھی نہ آئی گشتاسپ بہمن کے دادا نے بہمن کو طلب کر کے مالک سریر و دیہیم کیا اور آپ گوشہ مین عبادت معبود کے لیے منزوی ہوا جب تک رستم زندہ رہا تب تک بہمن کو موقع نہ ملا جب رستم بھائی کے دعوت کے فریب سے لقمہ دہن گور ہوا تب بہمن نے رستم کے عیال و اطفال کو لڑکے قتل کیا اپنے باپ کا بدلہ لیا۔

دانش ای شہزادے اگر تہمتن بعد قتل اسفندیار کے بہمن کو بھی قتل کرتا تو کچھ مشکل امر تھا مگر اوسے کمزور جانا بزرگون کا کہنا نہ مانا اسکا یہ ثمرہ ملا کر تمام گھر کا گھر صاف ہوا جملہ لواحق اور ذرّیات مارے گئے ایسا مصاف ہوا۔

صحبت نہمہ دانش غصہ کے حال مین سمجھ کے بات کہنا چاہیے دل کسو جہ سے **دانش** غلبہ غضب مین عقل زائل ہو جاتی ہے جو بات ناگفتنی ہے وہ بھی زبان سے نکل جاتی ہے آخر پچھتانا پڑتا ہے۔

نقل نہمہ دانش ایک درویش کی صدا تھی کہ تیر از شست جستہ و سخن گفتہ و شباب رفتہ پھر نہین آتا افسوس ہے تا ہے پوچھا کہ کیا واقعہ تمہارے سامنے آیا جو تمنے اپنی یہ صدا مقرر کی درویش نے کہا صاحبو میری اہلیہ نہایت حسین اور صاحب عصمت تھی افلاس و عسرت کا برا ہو اتفاقاً ایک روز گھر مین کھانا نہ تھا مین نے ہر چند دوا دوش اور تدبیرین کین لیکن کچھ دستیاب نہوا جب گھر مین آیا تو اوسنے کہا اسوقت تو ہمسایہ سے قرض و ام لیکر مین نے روٹی پکا رکھی ہے وہ کہا لو اگر نان شبینہ کے واسطے کچھ تجویز نکروگے تو فاقہ ہوگا مین جلا بھنا باہر تو آیا ہی تھا کہا کہ تیری نصیحت پر کیا منحصر ہے مین تو سر کھپی کر کے لاتا ہی ہون اور لاؤن گا تو کیا کمائی کرلاوے گی یا خدا گھر بیٹھے بغیر مشقت دیدیگا جب دن بھر ریاض کرون کا مشقت سے نوبت بہ ہلاکت پونہچے گی تب شام کو روکھی سوکھی میسر ہوگی

اوسنے کہا یہ سچ ہے کہ محنت ہی سے ملتا ہے دنیا عالم اسباب ہی بنا ہے گو مسبب الاسباب
دنیا دارونکو نہین دیتا لیکن یہ بھی اوسکی مہربانی سے خالی نہین کسی نے کہ وہ اولا تنگرا
اندھا معذور کر دیتی تو کون ریاضت مشقت کرے اور تو مجکو کمائی کا طعنہ ناحق دیتا ہے اگر
تیری غیرت قبول کرے تو میری کمائی کھا مین تو مغلوب الغضب اور دیوانہ وار ہو ہی رہا تھا
جورو کا کلام نمک بجراحت ہوا دشنام دینے لگا وہ بولی ایسا مزاج تیرا سابق مین نہ تھا
نہین تو میرا نباہ نہوتا اب بنا طور رسید آگیا ہو آج گالیان دین کل جوتیان مارے گا
مین تیرے گہر مین نہ رہونگی اسوقت مجکو مطلق پس و پیش نہوا بلاتا خیر کہہ بیٹھا کہ تو
کہان رہے گی مین ہی نے تجکو مطلق العنان کیا یعنی طلاق دی کہتے تو کہہ بیٹھا مگر
اس کلمہ کے زبان سے نکلتے ہی غصہ کا جن جو سرپر چڑہا تھا اوتر گیا ہوش سا آگیا کہ
مفت جورو مطیع فرمان شکیل بے نظیر و عدیل باعفت ہاتھ سے جاتی رہی کچھ کیا
ہوتا تھا آخرالامر اسی ملال و غیرت سے دنیا ترک کرکے فقیری اختیار کی ہما سبحن
مثل تیر کے ہے کہ جب کمان دہن سے نکل گیا تو پھر بغیر نشانے کے پہنچے درمیان سے
واپس آنا محال ہے علیٰ ہذا القیاس جدائی کہ وہ بھی نہین معاودت کرتی اسواسطے
جہد اسکے افسوس کرتا ہون۔

دانش ای شہزادے اگر غصہ کے عالم مین درویش سوچ سمجھکے بات کہتا تو
کیون بی بی پاکدامن چھٹتی خانہ ویرانی ہوتی اور انکار خدا کی رزاقی کا ہوتا اور تمام
عمر مبتلای ہم و غم رہتا **بیت** آنچہ دانا کند کند نادان ٭ لیک بعد از خرابی بسیار ٭
صحبت نوزدہم **دانش** خرچ بہ اندازہ دخل رکھنا چاہیے نہ اسقدر فضول خرچی
اور رہنا جون پر رحم کرے کہ خود واجب الرحم ہوجاوے اور نہ اسقدر بخل و امساک
کرے کہ قارون کا یادگار کہلائے **دل** کیا سبب **دانش** اعتدال ہر شے کا بہتر
ہے اسلیے افراط و تفریط مین آدمی انجام کو بدنام اور انگشت نما ہو جاتا ہے۔

نقل نوزدہم دانش تاج الدین حسین خان کنبوہ کو شاہ اودھ نے کہ میان شاہ اور
صاحب رزیڈنٹ بہادر لکھنؤ کے منصب سفارت پر ممتاز تھے برطرف کیا تو صاحب ممدوح نے
انکی دیانت اور متانت سے نہایت راضی اور خوش تھے ایک چٹھی درباب سفارش
نوکری کسی اور صاحب کے نام لکھدی انھون نے وہ چٹھی مکتوب الیہ کو پہنچائی صاحب
مکتوب الیہ نے چٹھی پڑھکر خان مذکور کا جاہ وحشم ہاتھی گھوڑے ملازم متعدد دیکھ
تو فرمایا کہ تمہارے لایق نوکری ہمارے حصار اختیار مین نہین اور جس حیثیت کی نوکری
ہے وہ تم منظور نکروگے تنخواہ قلیل اسکی ہو وہ مکتفی تمہارے مصارف لابدی کے نہوگی
خان مزبور نے جواب دیا کہ آپ میرے خرچ پر خیال نفرماوین جو کچھ میرے واسطے تجویز
ہوگا وہ مین قبول کرلونگا صاحب نے ایک ملازمت قلیل المشاہرہ پر اونکو مقرر کیا
یہ اوسکو قبول کرکے کام انجام دینے لگے اور ہاتھی گھوڑے اور لوازمات امارت جدا
کرکے خرچ لایق آمد رکھ لیا صاحب کو انکی یہ دانائی کی حرکت بہت پسند آئی اور
جلد ترقی عہدہ کی۔

دانش ای شہزادے اگر خان مسطور اپنا خرچ کم نکرتے تو وہ قلیل بلکہ اقل معاش
اون لوازم کو کافی نہوتی آخر قرضدار ہوکے ذلت اوٹھاتے۔

صحبت بستم دانش بدون پر رحم کرنا ایسا ہے جیسے نیکون کے ساتھ بدی کی
بقول سعدی بیت نکوئی بابدان کردن چنانست ؛ کہ بد کردن بجای نیک مردان +
دل کیا سبب دانش جوکہ خلقت اور سرشت مین اسکے بدی مخمر ہے ہرگز نیکی
اوس سے وقوع مین نہ آوے گی مصرع اصل بد از خطا خطا نکند ؛ مثلاً کمینہ کو از
راہ ترحم پڑھاؤ تربیت کرو تا کہ علم کی بدولت روٹی کما کھائے دو آنہ روز کی مزدوری
سے نجات پائے بنظر تعمق دیکھو تو یہ رحم شرفا کی نسبت صریح ظلم ہوجائے گا جیسا کہ
سعدی علیہ الرحمۃ نے قزاقون کی حکایت گلستان مین لکھی ہو کہ وزیر نے بادشاہ سے

سفارش کرکے چور کے لڑکے کی جان بخشی کروائی بالعوض اسکے اوسنے وزیر کو قتل کیا بجگہ
تکرار اس نقل کی مناسب نہ تھی مجمل طریق پر اکتفا کی ۔

نقل بستم دانش عالمگیر اورنگ زیب کے عصر سلطنت مین رذیلون کو تحصیل علم
کا حکم نہ تھا بخلاف شریعت کے کہ حصول علم کے مختار تھے جبکہ عالمگیر نے وقت یورش کشتی کی
جا کھو پان کا عرصہ دراز تک طول کھینچا اور یہان خزانہ شاہی مین روپیہ کی کمی ہوئی بادشاہ کو ایک
تیلی نے حسب ضرورت کئی کروڑ روپیہ قرض دیا جب شاہ فتحیاب ہوا تو تیلی کو طلب
کرکے اوس کے روپیہ کا حساب کر کے تعداد ادا کیا اسنے عرض کی کہ فدوی کی
ایک درخواست ہے اگر قبول باجابت ہو تو عرض کرون شاہ نے کہا بیان کر اسنے
عرض کی اگر خانہ زاد کو اجازت تحصیل علم کی ہوجاوے تو جسقدر روپیہ فدوی نے
قرض دیا ہے وہ سب نذر کرون عالمگیر نے باوجود اس جزرسی و کفایت شعاری کے
کہ فضول ایک خرمہرہ تک صرف ہونے پاتا تھا قبول نہ کیا جو امیر وزیر اوسوقت
حاضر تھے اونھون نے التماس کی کہ ادنی امر کے واسطے حضور زر خطیر کا نقصان گوارہ
کرتے ہین یہ امر قرین مصلحت نہین شاہ نے معترضین سے کہا کہ اچھا اس بات کا جواب ہم
سمجھکے دینگے اوسوقت یہ بات رفت وگذشت ہوگئی چونکہ ملک دکن تازہ تازہ
ہاتھ آیا تھا سب ملازمین منتظر تھے کہ ہمارے منصبون اور ہماری اولاد کا تقرر معزز و ممتاز
عہدون پر ہوگا حاصل کلام عالمگیر کو جن لوگون نے صلاح اجازت تعلیم تیلی کے لڑکے
کی نسبت دی تھی انکی اولاد کے واسطے اسنے ذلیل ذلیل عہدے تجویز کیے مثلاً وزیر کے
لڑکے کو داروغگی باورچی خانہ کی امیر الامرا کے لڑکے کو مشرفی فراش خانہ کی تب تو سب نے
خستہ خاطر ہوکے عرض کی کہ ہمنے اسی امید پر سرفروشی و خیر خواہیان کین ہین کہ ہماری
اور ہماری اولاد کی عزت اور ترقی معاش ہو یہ قضیہ منعکس ظاہر و باہر ہوا عالمگیر نے
کہا کہ جس صورت مین پاجیون کے لڑکے اکتساب علم کرینگے تو بے شبہہ تمھاری اولاد کو

مبتذل عہدے نصیب ہونگے تمکو او نیز شرافت اور نیما بین امتیاز علم کی وجہ سے ہے جب انھون نے بھی علم حاصل کیا تو تم مین اور اون مین یون نہ تفاوت کس بات کا رہا سب نے معقول سمجھکے عرض کی کہ جہان پناہ کی راے بر سر صواب ہے ہماری فہم سے یہ فائدہ بدر جہا دور و مستور تھا خاصہ یہ کہ روپیہ دیا الاشے محتاج الیہ کا تیلی کو مجاز و مامور نہ کیا۔

دانش ای شہزادے جبکہ عالمگیر نصائح حکما پر کاربند تھا تب تو شرفا دربار رس تھے اور اوبخین کے سبب سے انتظام ملکی و مالی درست رہتا تھا جب سلاطین لہو و لعب اور عیش و نشاط مین پھنسے دستور العمل اسلاف کا ترک ہوا سفلے دربار مین پونہچے زمانہ شریف گردی کا آیا نظر ترحم نسبت اجلاف باعث دریوزہ گری اشراف ہوئی۔

صحبت بست و یکم دانش کسی کا کلام قطع کرنا اور قول قائل مین دخیل ہونا بیجا ہے **دل** کسو جہ سے دانش تا وقتیکہ جملہ تمام نہوگا سامع مغز سخن کو نہ پونہچیگا اور مطلب قاری کا ادا نہوگا۔

نقل بست و یکم دانش ایک شخص کو سفر درپیش ہوا وقت روانگی اوسنے اپنے ایک آشنا سے کہا کہ ہماری بھینس امانتاً ایک مہینہ اپنے پاس رکھو جسوقت ہم مراجعت بخانہ کرینگے اوسوقت تم سے لینگے انھون نے کہا مین نرکھونگا شاید مرجاے تو مفت تاوان دینا پڑیگا عازم سفر نے کہا کہ قضا و قدر مین انسان کا چارہ نہین مرجاے تو بلا سے اگر میرے سامنے موت اوسکی آجاے تو مین کیا روک سکتا ہون غرض یہ انکار کرتے رہے وہ انکو تفویض ہی کرگیا اور اوسکی خوراک کا روپیہ بھی حساب کرکے دیگیا اتفاقاً بعد روانگی مالک دس ہی پندرہ دن مین بھینس کہ چرنے جایا کرتی تھی جنگل مین مرگئی جب مالک سفر سے واپس آیا تو اوسنے بھینس طلب کی امانت دار نے کہا وہ تو مرگئی اوسنے کہا کوئی گواہ ہے اوسنے جواب دیا کہ دشت و کوہ و بن مین کون

دیکھنے جاتا ہی مالک بولا تم مقرر فروخت کرکے خورد برد کر گئے مین تمسے بھینس کی قیمت
کے لونگا عدالت سے چارہ جوئی کرونگا اور حسب دفعہ خیانت مجرمانہ ۴۰۶ تعزیرات ہند
کے استغاثہ عدالت مجاز سے کیا اب یہ سخت گھبرایا اور بجای خود سوچا کہ مین تو لیاقت
جوابدہی رکھتا ہی نہین کسی شخص لئیق کو وکیل کرنا چاہیے قصہ مختصر ایک وکیل سے سب
حال صاف صاف بے کم و کاست بیان کیا اسنے کہا گو بیان تمہارا سچا ہے الا بغیر گواہ
معائنہ کے عدالت مین تم جھوٹے قرار دیے جاؤگے بے شبہہ سزا پاؤگے چار گواہ پیچھے
دے دلاکے بنالو اونکو تعلیم کردینا کہ عند الاستفسار کہدین کہ فلان تاریخ فلان روز فلان
وقت فلان مقام پر بھینس ہمارے سامنے مر گئی اور مرتے وقت فلان جانب بھینس کا
رُخ تھا یہ ایسے بیوقوف اور جلد باز کہ ہنوز جملہ ناتمام تھا بھڑک کے اوٹھے اور چار شاہد
ٹھہرا کر کل مدارج تفہیم کردیے لیکن رخ و پشت کا مضمون خود ان ہی کی سماعت سے
رہگیا تھا گواہون کی تعلیم سے بھی رہ گیا جب حاکم کے روبرو اظہار ہوے تو سب
شہادت گواہان مدعا علیہ کے موافق ہوئی الا رخ و پشت کے سوال پر اختلاف واقع
ہوا کسی نے مغرب کسی نے مشرق کسی نے جنوب کسی نے شمال بیان کیا جب وکیل
مدعا علیہ کی نوبت آئی تو اوسنے دل مین کہا کہ موکل حماقت زدہ نے تو اپنی کی مگر
کچھ بات اس جگہ بنانا چاہیے ورنہ یہ بے گناہ اپنی حماقت سے ماخوذ ہوگا دروغ مصلحت
آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز یہ سوچ کر کہا وقت سکرات و نزع روح انسان ہو یا حیوان
اضطراب تو لاحق ہوتا ہی ہے جانکنی کے حال مین جب بھینس تڑپتی تھی تو اوسکا
سینگ سو ہی مشرق گاہ جانب مغرب گاہ طرف جنوب کبھی سمت شمال ہو جاتا تھا
دفعتاً فوقتاً بلکہ آناً فاناً تغیر و تبدل اوسکے اوضاع و اطوار مین آتا تھا اوسوقت کوئی
وضع مخصوص اوسکی نہ تھی جو بیان کیجائے غرض وکیل نے اپنی دانائی سے بگڑے
گواہون کو بنایا اور ہارا مقدمہ جتایا۔

دانش ای شہزادے اگر وکیل ایسا عقیل نہوتا تو موکل پورا کلام نہ سننے کی بدولت مقدمہ ہار ہی چکا تھا مگر چونکہ سمجھا تھا خدا نے بطفیل وکیل بگڑی بات کو بنایا۔

صحبت بست و دوم دانش بدمزاجی بہت بُری بات ہے جہاں بدخو جائے وہاں ایک دشمن ساتھ ہے **دل** کیا سبب دانش بدخو بموجب عادت کے ہر کسی سے کلام درشت کرتا ہے مخاطب کو گوارہ نہیں ہوتا وہیں خصومت و عناد پیدا ہوجاتا ہے **مثال** جیسے مار و عقرب کہ خوگر کاٹے کھانے اور بیدادی نیش زنی کے ہیں پس جس جگہ یہ موجود ہوں آدمی انکے قتل کو [illegible]

نقل بست و دوم دانش ایک بادشاہ بدخو علی الصباح بارادہ صید افگنی و نخچیر زنی گھر سے چلا جوں ہی دروازہ کے باہر قدم رکھا کہ سامنے سے ایک کانا آدمی دکھائی دیا بادشاہ نے شگون بد سمجھ کے اسکی خوب زد و کوب کی اور کہا آج شکار نہ ملا تو تجکو قتل کرونگا اتفاقاً اوس دن شکار امید سے زیادہ دستیاب ہوا جب شکار گاہ سے پھر آیا تو اوس شخص کو بلا کے معذرت خواہ ہوا اسنے کہا خطا معاف ہو تو ایک عرض کروں بادشاہ نے کہا کہو اسنے کہا میرا منہ ایسا سعد ہے کہ اوسکے دیکھنے سے تجکو خاطر خواہ شکار ملا اور تیرا چہرہ ایسا نحس ہے کہ اوسکے مشاہدہ سے مجکو بجز ہم و [illegible] کچھ نہ ملا دانش ای شہزادے اگر شاہ زشت خوئی نکرتا یعنی اسکو بیوجہ نہ مارتا تو کیوں ایسا کلمہ سخت سُنتا۔

صحبت بست و سوم دانش غرور و خودپسندی بری شے ہے **دل** کیا سبب **دانش** کل بنی نوع انسان آدم اور حوّا یعنی ایک باپ اور ایک ماں سے پیدا ہوئے اور وقت موعود پر بموجب آیۂ کریمہ الا ایسا خروں ساعت و لا یستقدمون کے بازگشت سبکی سمت ملک عدم ہے نہ بادشاہ کو تاب تاخیر نہ گدا کو مجال تعجیل ہے پس ثابت ہوا کہ آغاز و انجام سب کا واحد ہے حالات دنیائی بے اعتبار ہیں

پھر عالم کون و فساد مین اپنے تئین افضل اور دوسرے کو کمتر سمجھنا کیا معنی اور جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ ذلت اوٹھاتا ہے اور بار ادبیر آتا ہے۔

نقل بست و سوم دانش جمشید ایک بڑا بادشاہ گذرا کہ جسکے جشن کی آجتک لوگ فخریہ سند لیتے ہین بزم کی مثال دیتے ہین حالانکہ گیارہ سو برس برابر اسکی سلطنت کی آئین نہایت سو برس تو یہ قوت و عروج رہا کہ ایک متنفس بھی اسکی فوج و رعایا سے نہ بیمار ہوا اور نہ کوئی کے درکنار ہوا اور چار سو سال ضعف و ضیق کے ساتھ آخر کبر و نخوت کا اسکے دماغ پر فتور مین جوش ہوا عبدیت بھول کے معبودیت کا دعوی کیا اس مرتبہ خود فراموش ہوا اپنی شکل کے بت ترشوا کے اپنے مطیعون کے پاس بھیجے جسنے سجدہ کیا اوسکو سرفراز کیا سردار کیا اور جسنے صنم پرستی نہ کی اوسکو سزاوار کیا انجام کو ارکین سلطنت اسکے عجب و پندار کے سبب منحرف ہوگئے قادر لایزال نے ضحاک کو کہ جمشید کے مقابلہ مین کچھ وقعت نہ رکھتا تھا ادنی آدمی تھا اسپر غالب اور اسکے ملک پر مسلط کیا حضرت داور حقیقی کو ما و من دوسرے کا پسند نہین چنانچہ نمرود جب حد بندگی سے گذر کر دعوی دوم الوہیت کا مارنے لگا تب پشہ لنگ نے اسکے دماغ مین مقام کیا چندے عذاب الیم مین مبتلا رہا یعنی جب سر خنگ و ڈھیلین سر پر پڑتی تھین تب راحت ملتی تھی پایان کار کام تمام کیا خلاصہ داستان کا یہ ہے کہ خاقان چین کے ایلچی نے جم کو کسی صحرا مین کہ خوف ضحاک سے چھپتا پھرتا تھا دستگیر ضحاک کے حوالہ کیا اسنے تختہ چوبین مین باندھ کر آری سے چروا ڈالا۔

دانش ای شہزادے اگر جمشید مغرور نہوتا تو کیون مخلوق برگشتہ ہوجاتی اور اس سختی کے ساتھ جان جاتی۔

صحبت بست و چہارم دانش حق کسی کا تلف کرنا خوب نہین **دل** کس سہان سے **دانش** درحالیکہ ذبیح ایک چیز کا دوسرا ہی اور سادوسکی آب الگ

بن بیٹھو تو بے اعتبار ہو جاؤ گے غاصب کہلاؤ گے **مثال** ایک کتو بہی کو دیکھو کہ حق پرورش بچوں کا انکے ذمہ ہی باوجود حیوانیت کے اوسکا ادا کرنا ایسا جائز سمجھتے ہین کہ جابجا سے دانہ کہا آتے ہین وہ اپنے پیٹ سے نکال کر بچونکو بہراتے ہین چہ جائیکہ ذوی العقول۔

نقل بست وچہارم دانش علاء الدین خلجی نے ایک خواجہ سرا ملک کافور نامی کو نہایت معزز کر کے رطب و یابس کا اختیار دیدیا تھا جبکہ شاہ نے کوس رحلت بجایا یعنی دنیا سے کوچ کیا تو اوسنے چاہا کہ مین خود بادشاہ بن بیٹھون اور اسی قصد سے علاء الدین کے دو لڑکون کی آنکھیں نکلوالین اور تیسرے بیٹے مبارک خان کے بھی قتل کا ارادہ کیا فوج شاہی نے اوسکے اس عزم سے قبل از وقوع مطلع ہو کر اسکو ہلاک کیا پھر ایک کیا وہ حق حقدار کو پہنچایا یعنے مبارک خان کو بادشاہ بنایا۔

دانش ای شہزادے کر دہ کمینا فت جسنے جیسا کیا دیسا ثمرہ پایا حق حقدار کو ملا وہ مطعون خلائق مردود جہان ہوا۔

صحبت بست وپنجم دانش اپنی زبان سے اپنی صفت بیان کرنا چاہیے **دل** کیا وجہ **دانش** اگر حقیقتًا کوئی جوہر انسان مین ہوتا ہے تو وہ خود ہی ظاہر ہو جاتا ہی اپنی زبان سے اپنی ثنا کرنا حماقت کا مقتضا ہے مثل مشہور ہے کہ اپنی زبان سے میان مٹھو مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

نقل بست وپنجم دانش چنگیز خان کہ ظلم مین ضرب المثل تھا بلکہ ظلم ہی کے سبب سے ہلاکو اوسکا لقب ہوا اتفاقًا ایک روز اسکا گذر ایک درویش کامل کے روبرو ہوا اُس خواستگاری تعظیم کی درویش نے اسکی عظمت کی مطلق پروا نہ کی اپنی جگہ سے متحرک نہوا وہ سوقت ہلاکو کو غصہ آیا اور از راہ غرور کے اپنا ثنا خوان ہو کہنے لگا تو نے مجکو نہین پہچانا کہ مین کون ہوں اور کتنا بڑا بادشاہ ہون درویش نے کہا مین تجہے نہایت معروف دیکھتا ہون بلکہ مین جتنا تیری ماہیت اور کیفیت سے آگاہ ہون اوتنا تو نے بھی ابھی تک اپنے کو نہین پہچانا اوسنے کہا مین کون ہون

درویش نے جواب دیا کہ ہیولا تیرا ایسی ناپاک چیز سے بنا ہی کہ جسکے مسے کسی آدمی پر غسل واجب ہوتا ہی بعد نو مہینے تک رحم مادر میں خون حیض نے غذا ہوکے تجکو نشو و نما بخشی ورا اسکے دو نجس مقاموں سے تیرا خروج ہوا ابتدا تیری یہ ہی اور انتہا کو مظلمہ خون بیگناہان سے ہمیشہ عذاب و عقاب دوزخ میں گرفتار رہیگا اس گفتگو سے چنگیز خان ایسا نادم و شرمندہ ہوا کہ کچھ جواب نہ بنا اور باوصف اس ظلم و بدعت جبلی کے فقیر کے درپی آزار نہوا۔

دانش ای شہزادے اپنی زبان سے اپنی صفت کرنے کے طفیل فقیر کی سخت کلامی کا ایسا جابر و ظالم بادشاہ متحمل ہوا سو واسطے کہ کلام حق میں گفتگو کی گنجائش ہی نہیں ہوتی اگر کہتا بھی تو کیا کہتا۔

صحبت بست و ششم دانش آدمی کو کم گوئی لازم ہی کیونکہ اللہ تعالی نے انسان کو دو کان اور ایک زبان دی ہی تو اسمیں یہی اشارہ مضمر ہی کہ جب دو باتیں سن لے تب ایک بات کہی بلکہ انسب یہ ہی کہ خموشی اپنا شیوہ کرے **دل کیا سبب دانش** سات خوبیاں ہیں زینت بغیر لباس ہیبت بغیر سلطنت عبادت بغیر محنت حصار بغیر دیوار بے نیازی بغیر عذر فراغ از کرام کاتبین پوشیدگی عیوب **بیت** بطبعم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید بخموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

نقل بست و ششم دانش شیخ محمد علی حزین گیلانی ایک مرد ذیعلم اور شاعر نازک طبع اور وقائع فراج تھا جبکہ ہند میں وارد ہوا تو بنارس میں آکر سکونت گزین ہوا تو اوسکا قاعدہ تھا کہ پاؤں پھیلائے بیٹھا رہتا ایکدن ایک شخص با ہیئت کہ ریش شرعی بکمشت و دبالشت چہرہ پر عمامہ سفید سر پر قمیص طویل بدن میں نہایت تجمع وشخیم تشریف لائے چونکہ فربہ آدمی خواہ مخواہ شریف سمجھا جاتا ہے شیخ نے اوسکی وضع ملاحظہ کرکے عالم خیال کیا اپنے پاؤں کو کھینچ لیا اور کہا اسم شریف اس مرد جاہل نے یوسف جیلانی نے کہا بابا اگر تو یوسف ہستی ہم چرا پای خود دیوے خود کشم اور پاؤں بدستور دراز کردے غرض

ایک کلمہ غلط نے اوسکا نقص جہالت ظاہر کر دیا۔

دانش ای شہزادے اگر گفتگو کی نوبت نہ آتی تو اوسکا سقم لاعلمی مخفی رہتا اور نگاہ مین شاعر کی ذلیل و بے وقعت نہوتا وہ وقار جو بادی النظر مین ذہن نشین ہوا ہاتھ سے نہ جاتا۔

صحبت بست و ہفتم دانش بزرگون کے کلام پر اعتراض نہ کرنا چاہیے دل

کیا سبب **دانش** بزرگون کے کلام مین کوئی نکتہ سود مند بالیقین مختجب ہوتا ہے معترض نارسائی فہم سے اوس تک نہین پونچتا پس اعتراض کرکے شرمندگی اوٹھاتا ہی

مصرع خطاے بزرگان گرفتن خطاست ہو

نقل بست و ہشتم دانش

ایک درویش اپنے معتقدین کو تلقین کر رہا تھا کہ تمکو توکل و قناعت مناسب ہی رزاق مطلق نے روز الست جو مقدار اور مقسوم کر دیا ہے اسمین کمی زیادتی یعنی خلاف تحریر ظہور مین ہونا غیر ممکن ہے اور اگر دامن طمع کشادہ کروگے اور کسب روزی مین مکر و تزویر عمل مین لاوگے تو خدا حاضر و ناظر ہی سب اعمال تمھارے دیکھتا ہی روز جزا کو مثل ابلیس کے مبتلای عذاب النار ہوگے سامعین سے ایک شخص معترض ہوا کہا کہ آپ خدا کو حاضر فرماتے ہین الا ہمکو دکھائی نہین دیتا دوم آپکا قول ہی کہ بروز ازل جو کاتب قدرت نے تحریر کر دیا ہی اسی کے موجب ظہور ہوتا ہے جس حالت مین کہ حسب الحکم خدا ہمسے افعال سرزد ہوتے ہین تو الزام فعل قبیح ہم پر حق نہین سوم ابلیس کو کہ خود آتشی ہے عذاب نار کیا ضرر پونچائیگا آگ کو آگ سے گزند ممکن نہین درویش نے بفور اصغاں سوالات لایعنی کے ایک کلوخ گلی بے محابا اس زور سے سائل کے سر پر مارا کہ حواس منتشر ہوگئے افتان و خیزان عدالت مین جاکے حاکم سے داد طلب ہوا کہ مین نے فلان فقیر سے استدراک مسائل کیا اوسنے بالعوض جواب کے میرے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ہنوز درد سر بشدت ہی حاکم نے فقیر کو طلب کرکے استفسار حال کیا وہ مظہر ہوا کہ جواب اسکے سوالات کا یہی تھا جو مین عمل مین لایا حاکم نے کہا مفصل بیان کرو درویش نے کہا سائل کا سوال اول ہی کہ خدا کو تم موجود کہتے ہو

لیکن ہمکو نظر نہین آتا دکھاؤ کہ خدا کہان ہی پس مستغیث مدعی دوسرا بیان کرتا ہی الا ہمکو جو دکھائی نہین
دیتا وہ دکھائے پیکر درد کیسا ہی سوال دوم اسکا ہی کہ جو خدا نے بروز کن فیکون تقدیر کیا ہے
ویسا ہی دنیا مین ظہور ہوتا ہی سزاوار پاداش عمل بد کے ہم نہین ہین کیونکہ بقوت اور بارادہ
خود کوئی فعل ہم نہین کرسکتے پس مین نے مدعی کو مارا تو بہ اختیار خود نہین بلکہ مشیت الٰہی
یون ہی تھی سوم اسکا یہ مقولہ ہے کہ آتش آتش کو بوجہ جنسیت ضرر نہین پہونچا سکتی
معلم الملکوت بھی نار جہنم سے کیا زحمت و رنج پاویگا پس جسم خاکی انسان کو کلوخ تراب بھی
بباعث متحد النوع اور ہمجنس ہونے کے تکلیف نہین پہونچا سکتا یہ دروغ کہتا ہی کہ میری سر مین
درد ہے غرض جواب معقول پا کے فریادی نے اپنے گھر کی راہ لی۔

دانش اے شہزادے اگر کلام درویش بزرگ پر وہ شخص خردہ گیری نکرتا تو کیون
محجوب و منفعل ہوتا۔

صحبت بست و ہشتم دانش جو بات نہین معلوم اوسکو پابند دریافت شدہ کے
نسمجھ **دل** کیا باعث **دانش** چونکہ تجربہ اوسکا تجکو نہین اسوجہ سے وہ درست نہ آئیگی
اور دعا تیرا باطل سمجھے گا۔

نقل بست و ہشتم دانش ایک بیطار کے پاس ایک بیوپاری نے آکے بیان کیا
کہ میرے اونٹ کا کل سے کہ خربزہ کی فالیز مین چرتا تھا یکایک گلا سوج گیا ہی اب نہ پانی
اوسکے حلق سے نہین اترتا اور تڑپتا ہی اگر وہ اچھا ہو جاوے تو بخشش روپیہ آپکی نذر کرون
بیطار نے تشخیص کی کہ دفعۃً حلق متورم ہو جانے کا کوئی باعث نہین بجز اسکے کہ کوئی
پھل خربزہ کا مسلم نگل گیا ہی وہی مری یعنی مجاری اکل و شرب مین پھنس رہا اگر وہ ٹوٹ جاوے
تو حلق سے نیچے اوتر جائیگا اونٹ کی اذیت رفع ہو جائیگی غرض معالج نے ویسا ہی کیا کہ
فرودگاہ بیوپاری پر جا کے اونٹ کے ہاتھ پاؤن بندھوائے اور ایک پتھر سے مقام موؤف کو
صدمہ دیا چونکہ تشخیص درست تھی وہ پھل گل کے اونٹ کے پیٹ مین اوتر گیا اونٹ کھڑا ہو گیا

دانہ پانی کھانے پینے لگا مالک شتر نے حق القدم حسب وعدہ ادا کیا فقط سالوتری کا نوکر
یہ کیفیت بچشم دیکھ رہا تھا شامت نصیبوں کی جو آئی تو دل میں سوچا کہ میں جب مہینہ بھر کامل
خدمت کرتا ہوں تب چار روپیہ کی صورت دکھائی دیتی ہے اب مجھکو حکمت تو معلوم ہو ہی گئی ہے
گا سوچتے ہوئے بیماروں کا علاج کیوں نہ کروں ور آن واحد میں صدہا روپیہ کیوں نہ کھسیلوں
ایسا کچھ خیال کر نوکری سے مستعفی ہوا اور ایک ملک غیر میں جا کے آپکو طبیب مشہور کیا اور
دعویٰ کیا کہ میں گھینگے کا علاج ایسا کرتا ہوں کہ طرفۃ العین میں صحت حاصل ہو محصل کلام
ایک شخص سے بوعدہ صحت سو روپیہ قرار پائے اوسکے وارثوں سے کہا کہ اسکے ہاتھ پاؤں باندھکر
زمین پر ڈالدو میں اسکا علاج کرتا ہوں فی الحال تکلیف شبہ ہوگی تا صحت منظور ہے
تو اوسکے کرب و اضطراب پر رحم نکرنا اونھوں نے جواب دیا اگر شافی مطلق شفا عطا کرے
تو ساعت بھر کی بےچینی کا کچھ اندیشہ نہیں غرض بعد بندش دست و پا پتھر سے مریض کا
حلق و گردن کوٹنا شروع کیا گو بیمار نے نہایت بیقراری و گریہ و زاری کی الا متوقع تندرستی
کسی نے توجہ و التفات اسکے صعوبات پر نہ کی حتی کہ تڑپ تڑپ کے اوسنے جان بحق تسلیم
کی جب مقتول کے وارثوں نے دیکھا کہ اس جاہل نادان طبیب نما نے مجبور کو درگور کیا
تو اوسکو بجرم قتل قید میں لایا اور وہ دیکھ کے شتر کے اوسکو بھی قریب ہلاکت پہنچایا-
دانش اے شہزادے اگر وہ شخص علم طب کو کسی کامل شخص سے بہرہ ور ہوتا اگر وہ خود شمار نکرتا
تو کیوں ایسی ذلت و مصیبت اوٹھاتا اور خون ناحق گردن پر لیتا-

صحبت بست و نہم دانش اگر تو اپنی مطلب برآری دوسرے شخص سے چاہے
تو ہر دو صاحب ظرفت اور ذی اصل سے چاہ و دل کی سوجہ سے دانش اگر دنی الطبع سے
تو تیری حاجت کا پاس اور تیرے سوال کا لحاظ اوسکو ہوگا اور بعد برآمد غرض خواہش
رفع بھی کی تو تجکو ممنون منت اور زیر بار احسان ہمیشہ ہی کرے گا-

نقل بست و نہم دانش ایک شخص کی شادی تھی اوسنے ایک سردرنگ چشم و

مسکے سے عاریتاً دوشالہ ایک روز کے واسطے لیا اور کہا فلان تاریخ محفل منعقد ہوگی
آپ بھی قدم رنجہ فرماکر شریک جلسہ ہوجیے گا اسنے وعدہ اشتراک کیا اور بروز معین تقریب مذکورہ
مین شامل ہوکے قریب دروازۂ مجلس بیٹھا اتنے مین ایک شخص آیا اور اوسنے پوچھا کہ نوشاہ
کہان ہی یہ وہان اسی غرض سے بیٹھے تھے بولے وہ سامنے میرا دوشالہ اوڑھے بیٹھا ہی شخص دولہ
نے بھی سنا مگر خاموش ہو رہا جب وہ چار بار یہی دیکھا کہ ہمون آش در کاسہ است تب اوسنے کہا
قبلہ سوال دیگر جواب دیگر جو کوئی آپ سے میرے تفتیش کرتا ہی اوس سے آپ دوشالہ کا ذکر
بالضرور کرتے ہین یہ امر معیوب ہی اسنے جواب دیا آیندہ ایسا نہوگا تھوڑی دیر گذری تھی کہ اور
آدمی داخل محفل ہوے اور اونھون نے بھی حسب دستور زمانہ کہ جو مہمان آتا ہی اول میزبان سے
ملاقی ہوتا ہی استفہام کیا کہ جناب دولہا کہان ہے اسنے کہا وہ تمھارے محاذی بیٹھا ہی اور
دوشالہ بھی جو اوڑھے ہی اوسیکا ہی یہ صدا بھی دولہ کے گوش زد ہوئی پھر اوسنے مالک دوشالہ
سے کہا کہ آپنے وہ کلمہ چھوڑا تو دوسرا جملہ پکڑا دوشالہ سے بحث ہی کیا ہی جو اوسکا تذکرہ ہر مرتبہ
آپ کرتے ہین اسنے کہا اگر آپکو گوارہ نہین تو یہ بھی نہ کہونگا اس اثنا مین اور اشخاص وارد ہوے اور
کہا کہ حضرت دولہ کہان ہی اسنے کہا وہ مقابل آپکے بیٹھا ہی مگر دوشالہ کا کچھ مذکور نہین فقط۔

دانش اے شہزادے اگر وہ شخص صاحب ظرف ہوتا تو دوشالہ کیا شی تھا جو وہ اوسکو بار بار
ہر کسی سے اپنا ظاہر کرتا اور اوسکا باعث حجاب و انفعال ہوتا۔

صحبت سوم دانش انسان کے حق مین اخلاق بہتر ہے **دل** کس غرض سے **دانش**
شیرین کلامی سے مخاطب بغیر خرچ زر کے مطیع ہوجاتا ہی اور اگر عکس و خلاف ظہور ہو تو سامعین
کے دلون مین شجر عناد پیدا ہو کر نشو و نما پاتا ہے۔

نقل سوم دانش ایک بادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ جملہ دانت اوسکے گر گئے صبح کو کاہن
طلب کرکے بیان کیا خواب بد مین سمجھکے اوسنے بات کو ٹالا کہا یہ رویای صادق نہین معدہ کی
تبخیر نے آپکو بد خواب کیا بادشاہ مُصر ہوا اور کہا بادشاہون کے خواب لغو نہین ہوتے تب معاصاف

اُس نے عرض کی کہ عبارت اس سے یہ ہے کہ کُل اہل برادری آپکے آگے روبرو فوت ہونگے
بادشاہ کو یہ تقریر نہایت گران گذری اور معبّر کو حکم قتل کیا آخر ایک اور معبّر سن رسیدہ
گرگ باران دیدہ سے بھی یہی سوال کیا اُسنے عرض کی حضور کا خواب بہت سعید ہے اور
نہایت حمید انشاءاللہ تعالیٰ آپکی عمر آپکے جملہ اعزا و اقربا سے زیادہ کی بادشاہ نے
خوش ہو کر خلعت اور انعام سے سرفراز کیا۔
دانش اے شہزادے حالانکہ مفہوم دونوں کے کلام کا ایک ہی ہے لاکن تعبیر کنندہ اول
اپنے طرز کلام سے قتل ہوا اور ثانی اپنی حسن تقریر سے سربلند ہوا فقط۔

سوالات امتحانی

جبکہ دل کو صحبت دانش اور تحصیل علم سے بہرہ کافی و فائدہ وافی حاصل ہوا تو دانش نے
چند سوال بطور امتحان دل سے کیے اور دل نے بقول لقمان اُنکے جواب دیے سوال اول
عمر کس شغل میں بسر کرنی چاہیے جواب تحصیل علم میں س عقلمند آدمی کون ہے ج
جو مخالفت دنیا سے دل تنگ نہو س وہ کون آگ ہے جو روشن کرنے والیکو جلاتی ہے ج
حسد س وہ کون شربت ہے جو آخر کو تلخ ہو جاتا ہے ج جوانی س وہ کون لباس ہے جو کبھی
پرانا نہیں ہوتا ج نام نیک س وہ کون بیماری ہے جس سے طبیب عاجز ہو جاتے ہیں اور
مریض کو صحت نہیں ہوتی ج ابلہی س وہ کون لباس ہے جو مرد و زن دونوں کو زیبا ہے
ج راستی س وہ کون بنیاد ہے جو کبھی خراب نہیں ہوتی ج عدل س راہ سیدھی کیونکر
معلوم ہوتی ہے ج علم کی روشنی سے س مرد ذیشعور کسکو سمجھنا چاہیے ج جو بہت سنے
اور تھوڑا کہے س نیک بخت کو کیونکر پہچانے ج تین نشانیوں سے طالب علم ہو اور ہر شخص سے
بخلق پیش آئے اور سخاوت پیشہ ہو س محبت کیونکر کم ہوتی ہے ج قرض سے س
انسان کی مردمی کس طرح معلوم کریں ج معاملے سے س فرزند ناخلف کس طرح ہے ج
مانند گوشت زائد یعنے مثل انگشت ششم وغیرہ کے کہ اگر تراشیں تو تکلیف ہوتی ہے اور بدنمود

رہنے دین تو معیوب ہوں پس آدمی کسقدر کھانا کھاوے کہ تندرست رہے ج جب اشتہا صادق
ہو کھاوے اور جب کسیقدر بھوک باقی رہے تب کھانے سے ہاتھ کھینچ لے پس منافق کسکو
کہتے ہین ج جو زبان سے کہے اوسکو وفا نکرے پس جہالت کسکو کہتے ہین ج نا اتفاقی
کو پس دلیل کمال دانائی کیا ہے ج دوستون سے بمدارات پیش آنا دشمنون سے
مروت کرنا اور غصہ کو مارنا پس کون آدمی وقت مرگ افسوس کرتا ہے ج بقول سعدی
دو شخص ایک تو وہ جسنے جمع کیا اور نہ کھایا کس واسطے کہ مال واسطے آسائش عمر کے ہے
نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے اور جو روپیہ اپنے صرف مین نہ آیا تو اوس پیلو و خشت
کا ایک حکم ہے دوسرا وہ جسنے سیکھا اور عمل مین نہ لایا پس انسان کو آفات دنیوی سے بچنے
کی کون صورت ہے ج تین امر کے ترک سے ایک تو عورت نکرے بالفرض شاہزادی کیون
نہ ہو دوسرے قرض دام نہ لے اگر قیامت کا بھی وعدہ ہو تیسرے کسی کے دروازہ پر با امید
نجاوے اگرچہ وہ شخص سخاوت مین حاتم اپنے وقت کا ہو پس کون شخص ہمیشہ دوسرے کا
محتاج رہتا ہے ج جو نام کا خواہان ہے پس کون بات قابل یاد رکھنے کے ہے ج
تین امور خدا موت احسان جو کسی کا اپنے ذمہ ہو پس کون بات لائق بھلا دینے کے ہے
ج دو امر ایک لڑائی گذری ہوئی دوم احسان اپنا جو دوسرے پر ہو پس کس کی دوستی
پر اعتماد نہ کرنا چاہیے ج عورتون کی پس آدمی کے جسم مین کون عضو سب اعضا سے
اچھا ہے ج دل اور زبان بشرطیکہ پاک ہو پس کون عضو انسان کے بدن مین بدترین
اعضا ہے ج دل اور زبان اگر نجس ہے اور عبارت طہارت اور نجاست زبان راست گوئی
و دروغ ہے اور مراد پاکی و ناپاکی دل سے راستی اور کجی ہے پس زندگی کسطور بسر کرنی لازم ہے
ج دل کی خوشی کے ساتھ پس تونگر کون شخص ہے ج جسکی عقل کامل ہو پس شہد کون
تلخی ہے جو انجام مین شیرین ہو جاتی ہے ج صبر پس سلطنت کسطور سے قائم رہتی ہے ج
چار چیزون سے مظلوم کی داد دہی کرے انجام دینا امور سلطنت لازم جانے جہان گیری پر

رہنے دین تو معیوب ہے س آدمی کسقدر کھانا کھاوے کہ تندرست رہے ج جب اشتہا صادق
ہو کھاوے اور جب کسیقدر بھوک باقی رہے تب کھانے سے ہاتھ کھینچ لے س منافق کسکو
کہتے ہین ج جو زبان سے کہے اوسکو وفا نکرے س جہالت کسکو کہتے ہین ج نا واقفی
کو س دلیل کمال دانائی کیا ہے ج دوستون سے مدارات پیش آنا و دشمنون سے
مروت کرنا اور غصہ کو مارنا س کون آدمی وقت مرگ افسوس کرتا ہے ج بقول سعدی
دو شخص ایک تو وہ جسنے جمع کیا اور نہ کھایا کسواسطے کہ مال واسطے آسائش عمر کے ہے
نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے اور جو روپیہ اپنے صرف مین نہ آیا تو اوس مین اور پتھر مین
کا ایک حکم ہے دوسرا وہ جسنے سیکھا اور عمل مین نہ لایا س انسان کو آفات دنیوی سے بچنے
کی کون صورت ہے ج تین امر کے ترک سے ایک تو عورت نکرے یا غرض شاہزادی کیون
نہو دوسرے قرض دام نلے اگر قیامت کا بھی وعدہ ہو تیسرے کسی کے دروازہ پر بامید
نجاوے اگرچہ وہ شخص سخاوت مین حاتم اپنے وقت کا ہو س کون شخص ہمیشہ روٹی کو
محتاج رہتا ہے ج جو نامرد کاہل بادشاہ ہے س کون بات قابل یاد رکھنے کے ہے ج
تین امور خدا موت احسان جو کسی کا اپنے ذمہ ہو س کون امر قابل بھلا دینے کے ہے
ج دو امر ایک لڑائی گذری ہوئی دوم احسان اپنا جو دوسرے پر ہے س کسی کی دوستی
پر اعتماد نکرنا چاہیئے ج حد رقیب کی س آدمی کے جسم مین کون عضو سب اعضا سے
اچھا ہے ج دل اور زبان بشرطیکہ پاک ہو س کون عضو انسان کے بدن مین بدترین
اعضا ہے ج دل اور زبان اگر نجس ہو اور طہارت اور نجاست زبان بیہودہ گوئی
دروغ ہے اور مراد پاکی و ناپاکی دل سے راستی اور کجی ہے س زندگی کسطور بسر کرنی لازم
ہے ج دل کی خوشی کیساتھ س تونگر کون شخص ہے ج جسکی عقل کامل ہو س وہ کون
تلخی ہے جو انجام مین شیرین ہو جاتی ہے ج صبر س سلطنت کسطور سے قائم رہتی ہے ج
چار چیزون سے مظلوم کی داد دہی کرے انجام دینا امور سلطنت لازم جانے جہانگیری پر

مستعد رہے ملازم خیرخواہ رکھے س جلدی کس کام مین کرنا واجب ہے اور دیر کس کام
مین ج جلدی خیرات مین اور تاخیر عقوبات مین س وہ کون بات ہے جو انسان کو فلاح اور
علوی جاہ سے محروم رکھتی ہے ج وہ تین امر ہین تدبیر کی ناموافقت سستی ہمت وطن
کی الفت س دنیا مین آدمی کو سخت تر کون شے ہے ج چار امر تقاضائے قرض ہنگام قلت معیشت
وقت سفر رفیق کی مفارقت غریب الوطنی مین بیماری ضعیفی کے عالم مین خستگی و خواری س
باپ کا رتبہ زیادہ ہے یا اوستاد کا ج آستاد کا مرتبہ زیادہ سمجھنا چاہیے اس وجہ سے بقول
سکندر کہ باپ باعث ہے اعلی سے جانب اسفل لانیکا اور اوستاد سبب ہے پستی سے سمت
رفعت پہونچانے کا یعنی مین عالم ارواح مین میان فضائے نا تناہی سماوی تھا و باپ نے
عالم اجسام مین فی القوس مجکو لایا اور ارسطو نے مجکو پھر عالم سفلی سے عالم علوی پر پہونچایا
یعنے تعلیم علوم سے سیر مقامات ادراک کرائے س وہ کون شربت ہے جو چکھنے والے کو
قتل کرتا ہے ج شہوت س وہ کون شے ہے جو کل ہنرون کو ضائع کرتی ہے ج بدمزاجی
س دانشمند کسکو جاننا چاہیے ج جو دوسرونکی مصیبت دیکھکر خود نصیحت یاب ہو
س کون چیز کس چیز کو کہا جاتی ہے ج سات چیزین سات چیزون کو رنج عمر کو دروغ
روزی کو [illegible] نیکی کو غیبت عبادت کو توبہ گناہ کو صدقہ بلا کو زنا بنیاد کو س گفتگو کس سے
کرنا چاہیے ج دیوانہ اور مست سے س تحمل اور مراعات اورونکی ساتھ کسقدر مناسب ہے
ج جہانتک خود ذلیل و خوار نہو س وہ کون راست بات ہے جو سننے والے کو
جھوٹ معلوم ہوتی ہے ج ایک عالم ضعیفی مین بیان قوت جوانی دوسرے
حالت افلاس مین حدیث دولت مندی۔

خاتمہ

اصل سامعین کی سمع خراشی اور نتیجہ اس عرق ریزی کا یہ ہے کہ انسان علم سیکھے اور
اپنی اولاد کو سکھائے کہ موجب انسانیت اسی کو پایا ہے ورنہ اصلیت کو دیکھیے تو حیوان

بنا بنایا ہے چنانچہ دانایان فرنگ کہ زیرک و فہیم و صاحب عقل سلیم ہیں عمر سن تمیز کو پہنچنے پر اپنی
اولاد کو بقصد تحصیل علوم و معاش ولایت کو بھیج دیتے ہیں اور رنج مفارقت دل پر لیتے ہیں
اصراف کثیر کا مطلق خیال نہیں کرتے تب تو ناظم وقت ان کی فراست اور فرزانگی کی
مثال دیتے ہیں ورنہ امتداد ایام تحصیل طرفۃ العین میں کیفیت البرق منقضی ہو جاتے
ہیں پھر ایسی ساعات مستعار فارغ البالی ہاتھ آتی نہیں جو ایسا کرے نیک نام ہو بہبود
حاصل کرے عالی مقام ہو

رباعی

فریدون فرخ فرشتہ نبود	ز مشک و عنبر سرشتہ نبود
بداد و دہش یافت آن نیکوئی	تو داد و دہش کن فریدون توئی

تتمہ

فقیر نے اس نسخہ کو الفاظ مشکل اور لغات نامستعمل سے بہت بچایا ہے تا مقدور
مغلق کلمہ مندرج نہیں کیا مگر اردو زبان میں یہ کتاب لکھی گئی اور اردو وہی کا نام
ہے جس میں عربی فارسی ترکی یونانی ہندی وغیرہ زبانیں مختلط ہوں لہذا عدم ادخال
کلمات عربی فارسی وغیرہم امر ناگزیر سمجھ کے اگر کوئی لفظ یا شعر لکھا بھی ہے تو عام فہم
حسب محاورہ اور روزمرہ اردو کے لکھا ہے اللہ تعالی اس کتاب کو درجہ قبولیت
مرحمت فرما کے پڑھنے والوں کو سعادت دارین سے سرفراز فرماوے آمین

خاتمۃ الطبع بعد حمد خداوند حضرت جل و علا و نعت سید انبیا علیہ و علی آلہ و اصحابہ
[illegible] شائقان طالبان علم اخلاق کو معلوم ہو کہ اس زمان برکت اوان میں کتاب نصائح دلپذیر
تصنیف [illegible] دلپذیر کثیر المآثر اقل الانام ابو الحسنات قطب الدین احمد عبد الحق تالیف
بار اول مطبع نامی لکھنؤ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء میں طبع ہوئی